نمازِ پنجگانہ کی رکعتیں

مع

نمازِ وتر و تہجد

(فضائل و مسائل)

تالیف و پیشکش

ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین

بی اے گولڈ میڈلسٹ، ایم اے عربی و اسلامیات

(وفاق المدارس و الجامعات)

www.KitaboSunnat.com

ناشر

علی فواد پبلشرز

۵/۶ شیش محل روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نمازِ پنجگانہ کی رکعتیں

مع

نمازِ وتر و تہجّد

(فضائل و مسائل)

تالیف وپیشکش

ابوعدنان محمد منیر قمر نوابؒ الدّین

(بی۔اے گولڈ میڈلسٹ، ایم۔اے عربی واسلامیات، وفاق المدارس والجامعات)

ترتیب وتبییض

آنسہ شکیلہ قمر

ناشر

علی فواد پبلشرز ۵/۲ شیش محل روڈ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاعت کے دائمی حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

نام کتاب.................نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع نماز وتر و تہجد (فضائل و مسائل)

تالیف و پیشکش.................ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین

ترتیب و تدوین.................آنسہ شکیلہ قمر

باہتمام.................جواد احمد

طبع اول.................گیارہ سو

کمپوزنگ.................(جواد احمد) حذیفہ کمپوزنگ سنٹر

پریس.................ندیم یونس پریس

اسٹاکسٹ

حذیفہ اکیڈمی کمرہ نمبر 2 الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

ملنے کا پتہ

دار الفرقان اردو بازار لاہور

مکتبہ السلفیہ 4/5 شیش محل روڈ لاہور

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

اسلامی اکیڈمی اردو بازار لاہور

احمد بک کارپوریشن راولپنڈی

مکتبہ علمی کراچی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	۵
۲	اما بعد	۵
۳	نماز فجر کی سنتیں فضائل و مسائل	۶
۴	وقت ادائیگی	۹
۵	سنتیں اور نوافل گھر میں	۱۳
۶	فجر کی سنتوں کی قضاء کب ؟	۱۵
۷	جواب	۱۶
۸	فرضوں کے بعد پڑھنے کے دلائل	۱۶
۹	نماز ظہر کی سنتیں	۱۹
۱۰	نماز ظہر کی سنن راتبہ یا مؤکدہ سنتیں	۱۹
۱۱	مغرب و عشاء کی مؤکدہ سنتیں	۲۲
۱۲	نماز پنجگانہ کی غیر مؤکدہ سنتیں	۲۳
۱۳	مغرب کے فرضوں سے پہلے دو سنتیں (غیر مؤکدہ)	۲۶
۱۴	حدیث نمبر ۱	۲۶
۱۵	حدیث نمبر ۲	۲۷
۱۶	حدیث نمبر ۳	۲۸
۱۷	حدیث نمبر ۴	۲۸
۱۸	حدیث نمبر ۵	۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹	حدیث نمبر ٦	۲۹
۲۰	حدیث نمبر ۷	۲۹
۲۱	**آثار**	**۲۹**
۲۲	اثر نمبر ۱	۲۹
۲۳	اثر نمبر ۲	۳۰
۲۴	اثر نمبر ۳	۳۰
۲۵	اثر نمبر ۴	۳۰
۲۶	اثر نمبر ۵	۳۰
۲۷	اثر نمبر ٦	۳۰
۲۸	مغرب کے بعد اور نماز عشاء کی غیر مؤکدہ سنتیں	۳۱
۲۹	اوقات سنن	۳۳
۳۰	**نماز وتر**	**۳۳**
۳۱	فضائل نماز وتر	۳۳
۳۲	**نماز وتر کا حکم' سنت مؤکدہ**	**۳۵**
۳۳	قائلین وجوب اور ان کے دلائل	۳۵
۳۴	غیر واجب کہنے والے اور ان کے دلائل	۳۷
۳۵	نماز وتر کا وقت	۳۸
۳٦	نقض وتر	۴۱
۳۷	عدم نقض	۴۱
۳۸	قائلین نقض	۴۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹	قائلین عدم نقض	۴۲
۴۰	قضاء وتر	۴۳
۴۱	ایک رکعت وتر کی مشروعیت	۴۴
۴۲	تین رکعات	۴۶
۴۳	پانچ رکعات	۴۷
۴۴	سات رکعات	۴۷
۴۵	نو رکعات	۴۸
۴۶	گیارہ رکعات وتر	۴۸
۴۷	وتروں (اور تہجد) کی ادائیگی کا طریقہ	۴۹
۴۸	پہلا طریقہ	۴۹
۴۹	دوسرا طریقہ	۴۹
۵۰	تیسرا طریقہ	۴۹
۵۱	چوتھا طریقہ	۴۹
۵۲	پانچواں طریقہ	۴۹
۵۳	چھٹا طریقہ	۴۹
۵۴	ساتواں طریقہ	۵۰
۵۵	آٹھواں طریقہ	۵۰
۵۶	نواں طریقہ	۵۰
۵۷	دسواں طریقہ	۵۰
۵۸	گیارھواں اور بارھواں طریقہ	۵۰
۵۹	تیرھواں طریقہ	۵۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰	**تین وتر پڑھنے کے تین طریقے**	**۵۱**
۶۱	پہلا طریقہ	۵۱
۶۲	دوسرا و تیسرا طریقہ	۵۲
۶۳	رکعات وتر میں قرائت	۵۴
۶۴	دعائے قنوت کا مقام و محل	۵۵
۶۵	قبل از رکوع	۵۵
۶۶	**احادیث**	**۵۵**
۶۷	آثار صحابہؓ	۵۶
۶۸	دعاء قنوت بعد از رکوع	۵۷
۶۹	متعدد آراء	۶۰
۷۰	نماز فجر میں قنوت	۶۱
۷۱	دعاء قنوت کا طریقہ	۶۲
۷۲	مسنون دعاء قنوت	۶۲
۷۳	ایک وضاحت	۶۵
۷۴	فضائل تہجد قرآن و سنت کی روشنی میں	۶۵
۸۵	احادیث کی روشنی میں	۶۷
۷۶	وقت و رکعات تہجد	۶۸
۷۷	واللہ التوفیق	۷۱
۷۸	**فہرست مصادر مراجع**	**۷۲**
۷۹	مجلّات و جرائد	۷۴
۸۰	تراجم و تصانیف محمد منیر قمر	۷۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عرض مدیر''

تمام تعریفیں حمد وثنا خدا بزرگ وبرتر کیلئے کہ صرف وہی اس لائق ہے۔ ہزاروں درودوسلام آقائے دو جہاں فخر موجودات جناب رسول ﷺ کیلئے۔ حمد وثنا کے بعد عرض ہے کہ میری خوش بختی کہ اللہ رب العزت نے محض اپنی رحمت سے مجھے اس قابل بنایا کہ میں اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام کروں حالانکہ میری بساط واوقات یہ نہ تھی۔

اس کتاب کے سلسلہ میں کچھ گذارشات ازحد ضروری ہیں کیونکہ ان گذارشات کے بغیر یقیناً اس کا حق ادا نہیں ہوتا۔ سب سے پہلی بات یہ کہ نماز ورکعات فضائل ومسائل کے سلسلہ میں لاتعداد کتب و رسائل شائع ہوتے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے لیکن اس کتاب کو شائع کرنا اس لئے ناگزیر ہو گیا تھا، مصنف نے اس میں اپنی ہر بات پر دلائل پیش کیے اور اپنے دلائل کو مستند حوالوں کے ساتھ لکھا، میرے یقین وعلم کے مطابق ۵۳ برسوں میں ایسی کوئی کتاب یا رسالہ شائع نہیں ہوا جس میں اسقدر اسناد وحوالہ جات تحریر کیے گئے ہوں۔ اللہ کی پیشی معاف فرمانے والا ہے۔ اگر ایسی کوئی کتاب شائع ہوئی ہے تو میری نظر سے نہیں گزری اور نہ ہی میرے احباب نے اس سلسلہ میں کوئی گواہی پیش کی ہے سو اس بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت میں ہی وہ شخص ہوں جس پر اللہ پاک نے اپنی خصوصی رحمت کرتے ہوئے ایک مستند کتاب کی اشاعت کا شرف بخشا ہے۔

میں نے کتاب کو متعدد بار پڑھا تاکہ اس کے متعلق بھرپور تسلی کرلوں سو میں اپنے علم ویقین کے مطابق مطمئن وشاد ماں ہو کر تحریر کررہا ہوں کہ کتاب کا مسودہ تقریباً ہر لحاظ سے مکمل ہی لگا۔ اسی وجہ پر اس کی اشاعت کا سلسلہ بنایا۔

کتاب میں حوالہ جات کی تفصیل کے علاوہ ایک سب سے بڑی خاصیت جو میری نظر سے گزری وہ یہ کہ پوری کتاب میں مصنف کے اختلافی مسائل پر بحث نہیں کی نہ ہی کسی خاص مسلک یا جماعت کی نمائندگی کی صحاح ستہ سے احادیث منتخب کر کے بیان کر دی ہیں اور جہاں پر ایک سے زائد طریقے ملے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو بھی بیان کر دیا میری نظر میں ایک یہی فرائض ہوتے ہیں جس کو مصنف نے بطریق احسن انجام دیا ہے۔ مصنف کی یہ کاوش انتہائی قابل ستائش' کیونکہ کوئی بات کرنا اور اس پر مفصل دلائل اور حوالہ جات پیش کرنا خاصا محنت طلب کام ہے اور آج کل ہمارے ہاں محنت کا رواج اختتام پذیر ہوتا نظر آ رہا ہے۔ کسی بھی زمانے میں اسطرح کا کام بہت قدر کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

کتاب کی اشاعت کا اہتمام کیوں کیا گیا؟ اس سلسلہ میں امام مسلمؒ کا یہ قول کافی ہوگا ''اسناد اصل دین کیطرف راہنمائی کرتی ہیں اور جس چیز کی سند نہیں اسکی کوئی اصل نہیں''

میری خواہش ہے کہ میں وہ شخص بنوں جو لوگوں کو اصل دین کیطرف راغب کرے نہ کہ وہ جو دین سے ہٹا دے۔ اپنی بساط و اوقات کے مطابق کوشش کی ہے کہ کتاب میں اغلاط نہ ہوں مگر غلطی رہ جانا بشریت کا تقاضہ ہے۔ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو از راہ کرم اسکی اطلاع بہم پہنچا کر اپنی مذہبی و اخلاقی ذمہ داری کا ثبوت دیں۔ اس میں جو کچھ اچھائی پائیں اسکو رب کائنات کی رحمت تصور کریں اور جہاں کوئی کمی کوتاہی ملے تو اس پر میری خطاؤں کی بخشش کیلئے ہاتھ اٹھا دیں۔

میری اور آپ کی ترقی و بخشش کا راز یہی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو حضور اقدس ﷺ کے طریقوں پر بسر کریں۔ اللہ مجھے اور آپ کو دین' دنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب کرے' ہمیں اسلام والی زندگی اور ایمان والا خاتمہ عطا کرے۔ (آمین)

دعاؤں کا طالب

(جواد احمد)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

﴿ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﴾

اما بعد:

معزز سامعین اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نماز پنجگانہ کے فرائض کے علاوہ شروع یا آخر میں یا دونوں ہی جگہ کچھ سنتیں بھی ہیں جن میں سے بعض مؤکدہ اور بعض غیر مؤکدہ ہیں۔

اسی طرح نماز وتر و تہجد بھی ہیں۔

زیر نظر کتاب میں انہی سب امور کی مناسب سی تفصیل مذکور ہے۔ بعض متنازعہ فیہ امور کے سلسلہ میں تحقیق پیش کی گئی ہے۔

یہ کتاب دراصل ہماری کچھ ریڈیائی تقاریر کا مجموعہ ہے جو ریڈیو متحدہ عرب امارات ام القیوین کی اردو سروس سے نشر ہونے والے ہمارے روزانہ کے پروگرام "دین و دنیا" کے تحت نشر کی گئی تھیں۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ہماری لخت جگر آنسہ شکیلہ قمر کو کہ اس نے ہماری تقاریر کے اسکرپٹس کو اس کتابی شکل میں ڈھال کر قارئین کیلئے باعث استفادہ بنادیا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہمارے اور اس کی طباعت واشاعت کسی بھی رنگ میں حصہ لینے والے ہر شخص کیلئے اجر و ثواب دارین کا ذریعہ بنائے اور اسے شرف قبول سے نوازے آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین ترجمان سپریم کورٹ ۱۴۲۰/۱۱/۲۴ھ
یکم مارچ 2000 الخبر وداعیہ متعاون، مراکز دعوت وارشاد
الدمام، الخبر، الظہران (سعودی عرب)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز فجر کی سنتیں فضائل ومسائل

بعض فرضوں سے پہلے بعض فرضوں کے بعد اور بعض فرضوں کے پہلے اور بعد ہر دو موقع پر کچھ سنتیں ایسی ہیں جنھیں نبی اکرم ﷺ ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اور آپؐ نے انکی بڑی فضلیت بیان فرمائی ہے۔ انہیں سنن راتبہ یا سنن مؤکدہ کہا جاتا ہے۔ ہر نماز کے ساتھ والی ان مؤکدہ سنتوں میں سے نماز فجر کے فرضوں سے پہلے دو رکعتیں ہیں جنکی بہت زیادہ تاکید اور فضلیت بیان ہوئی ہے چنانچہ صحیح مسلم، ترمذی، شرح السنہ بغوی اور مسند احمد میں ارشاد نبوی ہے

﴿رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیھا﴾(۱) — فجر کی یہ دو رکعتیں دنیا ومافیہا سے بہتر ہیں۔

ایسے ہی صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد اور مسند احمد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔

﴿لم یکن النبی ﷺ علی شیئ من النوافل اَشدُّ تعاھدا منہ علیٰ رکعتی الفجر﴾(۲) — نبی ﷺ صبح کی سنتوں سے زیادہ کسی دوسری نفلی نماز کی پابندی نہیں فرماتے تھے۔

ان دونوں سنتوں کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی بخوبی ہو جاتا ہے کہ سفر کے دوران جہاں نبی ﷺ چار رکعتوں والی فرض نمازوں کی بھی صرف دو ہی رکعتیں (دوگانہ) پڑھا کرتے تھے لیکن ان دو سنتوں کو سفر میں بھی نہیں چھوڑا کرتے تھے (جیسا کہ وتر ہیں) بلکہ ایک دفعہ جب آپؐ تمام صحابہ سمیت ایک سفر کے دوران فجر سے سوئے رہ گئے۔ اور سورج چڑھ گیا تب آپؐ نے نماز پڑھی تو اس وقت بھی یہ دو سنتیں ساتھ ہی پڑھیں جیسا کہ صحیح مسلم، ابوداؤد، نسائی، مسند احمد، ابن ابی شیبہ، بیہقی اور دار قطنی میں یہ واقعہ مذکور ہے۔(۳)

(۱)۔ مختصر صحیح مسلم صحیح الالبانی ص ۱۰۰، نیل الاوطار ۲/۳/۱۹، للشوکانی، شرح السنہ بغوی ۳/ ۴۵۳

(۲)۔ النیل ۲/۳/۱۹، شرح السنہ ۳/ ۴۵۳، الفتح الربانی ۴/ ۲۲۲ ترتیب و شرح مسند احمد الشیبانی از احمد عبدالرحمٰن البنا

(۳)۔ ارواء الغلیل ۱/ ۲۹۳-۲۹۴، نصب الرایۃ للزیلعی ۱/ ۲۸۱-۱۵۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعدد احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ ان دونوں رکعتوں کو بہت ہلکا سا پڑھتے تھے۔ جسکا اندازہ بخاری و مسلم شرح السنہ اور مسند احمد میں حضرت عائشہؓ کی اس روایت سے کیا جاسکتا ہے جس میں وہ فرماتی ہیں۔

﴿کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُخَفِّفُ الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَقُوْلَ هَلْ قَرَاَ بِاُمِّ الْکِتَابِ﴾(۴)

نبی ﷺ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں اتنی ہلکی پڑھتے تھے کہ میں شک کرنے لگتی کہ آپؐ نے سورہ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں؟

قراءت: ان دونوں رکعتوں میں قرآن کریم کی کوئی بھی سورت پڑھی جاسکتی ہے لیکن اگر کوئی شخص زیادہ ثواب حاصل کرنا چاہے تو نبی ﷺ کے عمل کو اپنالے اور آپؐ جو سورتیں یا آیتیں ان دو رکعتوں میں پڑھا کرتے تھے انکا پڑھنا مستحب ہے جسکی تفصیل متعدد احادیث میں مذکور ہے جیسا کہ صحیح مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ و مسند احمد میں ہے کہ نبی ﷺ فجر کی سنتوں میں ﴿قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾(۵) پڑھا کرتے تھے

دائیں پہلو پر لیٹنا: فجر کی ان دو سنتوں کے بعد نبی ﷺ کا معمول یہ تھا کہ آپؐ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم' ابوداؤد' نسائی' ترمذی' ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔

﴿کان النبی ﷺ اذا صلی رکعتی الفجر اضطجع علی شقه الایمن﴾(۶)

نبی ﷺ فجر کی دو سنتیں پڑھنے کے بعد اپنے دائیں پہلو پر (تھوڑا سا) لیٹ جایا کرتے تھے۔

ترمذی و ابوداؤد میں ارشاد نبوی ہے

---

(۴)۔ شرح السنہ ۳/ ۴۵۴' الفتح الربانی ۴/ ۲۲۴

(۵)۔ الفتح الربانی ۴/ ۲۲۵' مختصر مسلم ص ۱۰۰' ترمذی مع التحفہ ۲/ ۴۷۰ مدنی للتفصیل۔ التحفہ للمبارک فوری والفتح الربانی و نیل الاوطار ۲/ ۳/ ۲۰

(۶)۔ الفتح الربانی ۴/ ۲۲۸' نیل الاوطار ۲/ ۳/ ۲۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَي الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِيْنِهِ﴾ جب تم میں سے کوئی شخص فجر کی سنتیں پڑھ چکے تو اسے چاہیئے کہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے۔

اس لیٹنے کے بارے میں اہل علم کی مختلف آراء ہیں جن کی تفصیلات عون المعبود وشرح ابوداود (۴/۴۰-۱۴۸) تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی (۲/۸-۴۷۶) سبل السلام شرح بلوغ المرام (۲/۳۸۶) زادالمعاد لابن قیم (۱/۲۱-۳۱۸ محقق) اور مغنی ابن قدامہ (۲/۱۲۷) میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

اس مسئلہ میں برصغیر پاک وہند کے معروف حنفی فاضل علامہ انور شاہ کاشمیریؒ العرف الشذی شرح ترمذی میں لکھتے ہیں۔ ہمارے (یعنی احناف کے) نزدیک صبح کی سنتوں کے بعد لیٹنا جائز ہے۔ نبی ﷺ کا لیٹنا بطریق عبادت نہیں بلکہ بطریق عادت تھا اور میں جس چیز کا قائل ہوں وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نبی ﷺ کی عادت کی بھی پیروی کرتا ہے تو وہ ثواب سے بہر حال محروم نہیں رہ سکتا (۸)

علامہ انور شاہ کے ان الفاظ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ لیٹنا بہر حال کارثواب ہے کیونکہ یہ عادت مصطفیٰ تھی۔ اور اگر کوئی شخص نہیں لیٹتا جیسا کہ آجکل عموماً ہو رہا ہے تو وہ اس ثواب سے تو محروم رہے گا۔ مگر (نہ لیٹنا) کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ احادیث کی رو سے یہ فعل مستحب یا مسنون ہے نہ کہ واجب البتہ علامہ ابن حزم نے محلی میں اسے واجب کہا ہے اور نیل الاوطار میں امام شوکانی کا میلان بھی اسی طرف ہے (۹)

مگر صحیح بخاری ومسلم کی حدیث عائشہ

---

(۷)۔ ترمذی مع التحفہ ۲/۴۷۶، ابوداؤد مع العون لاعظیم آبادی ۴/۱۴۸ طبع بیروت تحقیق عبدالرحمٰن محمد عثمان شرح السنہ ۳/۶۱-۴۶۰

(۸)۔ بحوالہ فقہ السنہ محمد عاصم اردو ۱/۲۴۹

(۹)۔ راجع النیل والمحلی لابن حزم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿كان النبي اذا صلى ركعتى الفجر فان كنت مستيقظة فحدثني والا اضطجع﴾

نبی ﷺ جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔

قرینہ صارفہ عن الوجوب ہے(۱۰)

وقت ادائیگی: نماز فجر کی دونوں سنتوں کی بہت زیادہ فضیلت واہمیت ہے اور انکی ادائیگی کا وقت نماز فجر کی اقامت ہو جانے تک ہے جب اقامت ہو جائے اور جماعت ہونے لگے تو اس وقت پھر جماعت سے مل جانا چاہیئے اور سنتیں بعد میں پڑھ لینی چاہئیں کیونکہ اقامت ہو جانے پر اس فرض نماز کے سوا دوسری کوئی نماز نہیں ہوتی چاہے وہ فجر کی سنتیں ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ صحیح مسلم' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ اور دیگر کئی کتب حدیث میں ارشاد نبوی ہے۔

﴿اذا اقيمت الصلوة فلاصلوٰة الا المكتوبة﴾(۱۱)

جب نماز کی تکبیر ہو جائے تو سوا اس فرض نماز کے دوسری کوئی نماز نہیں ہوتی۔

مسند احمد کی روایت میں:۔

﴿الا (المكتوبه) اَلّتي اُقِيمَتْ لَهَا﴾(۱۲)

سوائے اس فرض نماز کے کہ جسکی جماعت ہو رہی ہے۔

کے الفاظ بھی ہیں کہ جس فرض نماز کیلئے اقامت کہی گئی ہے اسکے سوا دوسری (کوئی نفلی) نماز نہیں ہوتی بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ کسی نے نبی ﷺ سے سوال کیا۔

کیا اقامت ہو جانے کے بعد فجر کی دو سنتیں بھی نہیں پڑھ سکتے؟

تو آپؐ نے فرمایا:۔

﴿وَلَا رَكْعَتَي الْفَجْرِ﴾(۱۳)

نہیں فجر کی سنتیں بھی نہیں پڑھ سکتے۔

---

(۱۰)۔ انظر فتح الباری حافظ ابن حجر عسقلانی والتحفہ اللمبارکپوری

(۱۱)۔ مختصر مسلم ص ۷۰ 'ابوداؤد مع العون ۴/ ۳/ ۱۴۳' ترمذی مع التحفہ ۲/ ۸۱ ۴ نیل الاوطار ۲/ ۳/ ۸۶

(۱۲)۔ النیل ۲/ ۳/ ۸۴

(۱۳)۔ نیل الاوطار ۲/ ۳/ ۸۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیہقی کی اس حدیث کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں نقل کر کے اسے حسن قرار دیا ہے۔(۱۴)

ایسے ہی امام زرقانی نے شرح موطا میں اور علامہ عبدالحی لکھنوی نے التعلیق المجد علی مؤطا امام محمد میں بھی اسکے حسن ہونے کا اعتراف کیا ہے۔

اسی طرح صحیح بخاری و مسلم اور نسائی و ابن ماجہ میں ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز فجر کی اقامت کے بعد نماز پڑھ رہا ہے تو آپؐ نے اس سے کچھ گفتگو کی جو دوسرے نہ سن سکے۔ نماز سے فارغ ہو کر صحابہؓ نے پوچھا تو اس شخص نے بتایا کہ آپؐ نے مجھے فرمایا تھا۔

﴿یوشك ان یصلی احد کم اربعاً﴾(۱۵)
قریب ہے کہ تم میں سے کوئی شخص فجر کی چار رکعتیں پڑھنے لگے گا۔

امام نووی نے شرح مسلم میں وضاحت کی ہے کہ یہ استفہام انکاری ہے یعنی اقامت ہو جانے کے بعد سنتیں پڑھنے والے کے فعل کو غیر درست قرار دیا۔(۱۶)

ایسے ہی صحیح مسلم 'ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ میں حدیث ہے کہ ایک شخص فجر کے وقت مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی ﷺ فرض نماز پڑھا رہے تھے اس شخص نے مسجد کے کسی کونے میں دو سنتیں پڑھیں پھر نبی ﷺ کے ساتھ جماعت میں شریک ہوا۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو فرمایا۔

﴿یافلان بایی الصلاتین اِعْتَدَدْتَ اَبِصَلاَتِكَ وَحْدَكَ اَوْبِصَلاَتِكَ مَعَنَا﴾(۱۷)
اے فلاں تو نے فرض نماز کس کو گنا۔ وہ نماز جو تم نے اکیلے پڑھی یا وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی

امام نووی فرماتے ہیں کہ اگرچہ سنتیں پڑھنے کے بعد جماعت مل جانے کی توقع ہو تب بھی اس ارشاد نبوی کی رو سے اقامت ہو جانے کے بعد سنتیں پڑھنے کا آغاز کرنا ٹھیک نہیں۔(۱۸)

---

(۱۴)۔ النیل ۲/۳/۸۴ (۱۵)۔ بخاری مع الفتح ۲/۵/۲۲۲' نسائی باب مایکرہ من الصلاۃ عند الاقامۃ ابن ماجہ ۱/۱۴۹ (۱۶)۔ نووی ۳/۵/۲۲۳

(۱۷)۔ مسلم مع النووی ۳/۵/۲۲۴' ابوداؤد مع العون ۴/۱۴۲' نسائی فیمن یصلی رکعتی الفجر والامام فی الصلوٰۃ ابن ماجہ ۱/۳۶۴ (۱۸)۔ ۳/۵/۲۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث مسند احمد مستدرک حاکم، بیہقی، صحیح ابن خزیمہ وابن حبان وغیرہ میں ہے ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور مؤذن نے تکبیر کہنا شروع کیا تو نبی علیہ السلام نے مجھے کھینچتے ہوئے فرمایا۔

﴿أَتُصَلِّيَ الصُّبْحَ أَرْبَعاً﴾(۱۹) کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھتے ہو۔

اس میں بھی واضح انکار موجود ہے۔ صحیح بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث میں اقامت ہو جانے کے بعد سنتیں پڑھنے والے شخص کو فرمایا تھا۔

﴿الصبح اربعاً الصبح اربعاً﴾(۲۰) کیا صبح کی چار کیا صبح کی چار رکعتیں ہو گئی ہیں؟

جبکہ صحیح مسلم کے الفاظ ہیں۔

﴿أَتُصَلِّيَ الصّبح اربعاً﴾(۲۱) کیا تم صبح کی نماز چار رکعتیں پڑھتے ہو۔

صحیح ابن خزیمہ مؤطا امام مالک اور مسند بزار میں ہے کہ جب نماز کی تکبیر کہی گئی تو نبی علیہ السلام نکلے، آپؐ نے دیکھا کہ (تکبیر ہو جانے کے باوجود) کچھ لوگ سنتیں پڑھ رہے ہیں تو فرمایا۔

﴿صَلَاتَانِ مَعاً؟ کیا دو نمازیں ایک ساتھ پڑھتے ہو؟

وَنَهَى اَنْ تُصَلِّيَا اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةِ﴾(۲۲) اور آپؐ نے اقامت ہو جانے کے بعد ان سنتوں کو پڑھنے سے منع فرمادیا

(۱۹)۔ فتح الباری ۲/۱۵۰، تحفۃ الاحوذی ۲/۴۸۲، النیل ۲/۳/۸۶

(۲۰)۔ نیل الاوطار ۲/۳/۸۶، مختصر صحیح بخاری لالبانی ۱/۱۲۹

(۲۱)۔ ۳/۵/۲۲۲

(۲۲)۔ ابن خزیمہ تحقیق الاعظمی الدکتور مصطفی ۲/۱۷۰، مؤطا مع تنویر الحوالک للسیوطی ۱/۱۴۸، فتح الباری ۲/۱۴۹، ترمذی مع التحفہ ۲/۴۸۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری ومسلم سمیت کتب حدیث میں اس موضوع کی بکثرت احادیث اور آثار صحابہؓ وتابعینؒ (۲۳) سے پتہ چلتا ہے کہ جب کسی نماز کی تکبیر ہو جائے تو پھر پہلی سنتیں پڑھنے میں مشغول نہیں ہونا چاہیئے اور نماز فجر کی پہلی دو سنتوں کے بارے میں تو یہ حکم بطور خاص ذکر ہوا ہے جیسا کہ مؤطا امام مالک میں صراحت موجود ہے کہ مذکورہ ارشاد ہی فجر کی سنتوں کے بارے میں ہے۔

لہٰذا نماز فجر کی اقامت تک جس شخص نے سنتوں کا کافی حصہ پڑھ لیا ہو اور تشہد وغیرہ باقی ہو تو وہ پوری کر کے جماعت سے مل جائے کیونکہ یہ آخری حصہ نماز سجود وتشہد وغیرہ ﴿متمما مکملات﴾ نماز سے ہیں نماز نہیں لہٰذا وہ ﴿فلاصلوٰۃ﴾ کی نفی میں داخل نہیں۔(۲۴)

اگر کسی نے ابھی شروع ہی کی ہوں اور تکبیر ہو جائے تو نبی اکرم ﷺ کے ان ارشادات کی رو سے اسے چاہیئے کہ سنتوں کی نیت توڑ کر فرضوں کی جماعت میں شامل ہو جائے اور سنتیں بعد میں پڑھ لے۔

بیہقی کی ایک روایت میں ﴿فلا صلوٰۃ الا لمکتوبۃ﴾ کے بعد ﴿الا رکعتی الفجر﴾ کا اضافہ بھی ہے جسکے بارے میں خود امام بیہقی نے کہا ہے۔

﴿ھذہ الزیادہ الاصل لھا﴾ (۲۵) — اس زیادتی (اضافی الفاظ) کی کوئی اصل نہیں ہے یعنی لا اصل ہیں۔

جماعت کھڑی ہونے کے بعد اگر کوئی شخص سنتیں پڑھتا تو حضرت عمر فاروقؓ اسکو مارتے (سزا دیتے تھے) اور ابن عمرا سے کہتے (۲۶)

اتصلی الصبح اربعاً (۲۷) — کیا تم فجر کی چار رکعتیں پڑھتے ہو؟

---

(۲۳)۔ ان آثار کی تفصیل کیلئے دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۷۷۔۷۸۔۷۹ طبع الدار السلفیہ بمبئی، مصنف عبدالرزاق ۲/۴۳۶۔۴۴

(۲۴)۔ مجلہ جامعہ ابراہیمیہ سلسلہ ۴ دسمبر ۱۹۸۷ء فتویٰ مولانا محمد علی جانباز

(۲۵)۔ نیل الاوطار ۲/۳/۹۶

(۲۶)۔ فتح الباری ۲/۱۵۰، مصنف عبدالرزاق ۲/۴۳۶، محلی ۳/۱۱۰، بیہقی ۲/۴۸۳

(۲۷)۔ المصنف ایضاً ومجمع الزوائد للہیثمی ۲/۴۸۳، اعلام الموقعین علامہ ابن القیم ۲/۳۵۶ میں بھی یہ منقول ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثوری ابن مبارک شافعی احمد اور اسحاق کا قول ممانعت والا ہی ہے۔(۲۸)

سنتیں اور نوافل گھر میں: نبی اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپؐ نفل اور سنتیں عموماً اپنے گھر میں ادا فرمایا کرتے تھے اور فرضوں کی جماعت کرانے کیلئے مسجد تشریف لاتے اور یہی افضل ہے۔ کیونکہ بخاری و مسلم اور سنن (ابن ماجہ) میں ارشاد نبویؐ ہے۔

﴿اَفْضَلُ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ فِی بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَہ﴾(۲۹) آدمی کی افضل ترین نماز وہ ہے جسے وہ گھر میں ادا کرے سوائے فرضوں کے۔

فرض نمازوں کے سوا تمام سنن و نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ اور صحیح مسلم شریف میں ارشاد نبویؐ ہے۔

﴿عَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوۃِ فِی بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ خَیْرَ صَلٰوۃَ الْمَرْءِ فِی بَیْتِ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃ﴾(۳۰) گھروں میں (نفلی) نمازیں ضرور پڑھا کرو فرضوں کے سوا آدمی کی افضل و بہتر نمازیں وہ ہیں جنہیں وہ اپنے گھر میں ادا کرتا ہے۔

مسلم شریف میں ہی ارشاد نبویؐ ہے۔

﴿اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ فِی مَسْجِدِہٖ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نصیباً من صَلَاتِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ جَاعِلٌ فِی بَیْتِہٖ مِنْ صَلَاتِہٖ خَیْرًا﴾(۳۱) جب تم میں سے کوئی شخص فرض نماز اپنی مسجد میں پڑھ چکے تو اسے چاہیئے کہ نماز سے اپنے گھر کا حصہ بھی رکھے' بیشک اللہ تعالیٰ اسکے گھر میں نفلی نماز پڑھنے سے خیر و برکت کرے گا۔

ایک حدیث میں تو یہاں تک آتا ہے۔

---

(۲۸)۔ تحفۃ الاحوذی

(۲۹)۔ التحفہ ۲/۵۳۰۔۵۳۱

(۳۰)۔ مختصر صحیح مسلم ص ۱۰۳

(۳۱)۔ مختصر مسلم ص ۱۰۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِي مَسْجِدِيْ هٰذَا اِلَّا لْمَكْتُوْبَةَ﴾ (۳۲)	فرض نمازوں کو چھوڑ کر نفلی نمازیں گھر میں پڑھنا میری اس مسجد میں پڑھنے سے بھی افضل ہے۔

فرضوں کا استثناء بھی صرف مردوں کیلئے ہے عورتوں کی ہر نماز گھر میں ہی افضل ہے۔(۳۳)

سنن ونوافل گھروں میں پڑھنے کی اس فضیلت کے ساتھ ہی نبی اکرم ﷺ نے گھر میں نفلی نماز نہ پڑھنے پر وعید بھی فرمائی ہے چنانچہ صحیح بخاری ومسلم اور ترمذی میں ارشاد نبویؐ ہے۔

﴿صَلُّوا فِي بُيُوْ تِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا﴾(۳۴)	اپنے گھروں میں بھی سنن ونوافل پڑھو اور انہیں قبریں نہ بنادو۔

علامہ مبارکپوری اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اسکا یہ مطلب بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص گھر میں کوئی نفل یا سنتیں نہیں پڑھتا تو اس نے اپنے آپ کو گویا میت اور گھر کو قبر بنالیا ہے۔(۳۵)

ان ارشادات نبویؐ پر عمل کیا جائے تب تو اقامت ہو چکنے پر فجر کی سنتیں جماعت کے پاس پڑھنے کی نوبت ہی نہیں آتی اور اگر کوئی شخص گھر سے سنتیں پڑھے بغیر مسجد میں آئے اور مسجد میں پہنچنے پر اقامت ہو جائے تو پھر اسے سنتیں پڑھنے میں مشغول نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ نبی ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے اور کتب حدیث میں ایک بھی صحیح ارشاد نبویؐ ایسا نہیں ملتا جسمیں اس بات کی اجازت دی گئی ہو کہ جماعت کے ہوتے ہوئے سنتیں پڑھی جا

(۳۲)۔ابوداؤد' نیل الأوطار ۲/۳/۷۷' نصب الرایۃ ۲/۱۵۶ وصححہ العراقی فی تخریج الاحیاء ۱/۷ ۲۳

(۳۳)۔ نیل الأوطار ۲/۳/۱۳۲۔۱۳۰' إرواء الغلیل ۲/۲۹۳' الأحادیث الصحیحۃ للالبانی ۳/۳۸۶' حجاب المراۃ المسلمۃ ص ۷۵ حاشی الالبانی

(۳۴)۔الترمذی والتحفۃ ۲/۳۲۔۵۳۱

(۳۵)۔ایضاً ص ۵۳۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتی ہیں بلکہ بقول علامہ ابن حزم (۳۶) جماعت کے ہوتے ہوئے سنتوں کے جواز کی دلیل نہ تو قرآن میں ہے نہ کسی صحیح حدیث میں حتی کہ نہ ضعیف میں اور نہ ہی قیاس واجماع میں۔

فجر کی سنتوں کی قضاء کب؟

اب رہی یہ بات کہ اقامت ہو جانے تک جس نے سنتیں نہ پڑھی ہوں تو پھر وہ کب پڑھے؟

اس کا جواب دو قسم کی احادیث میں ملتا ہے ایک وہ جن میں طلوع آفتاب کے بعد سنتیں پڑھنے کا ذکر ہے جیسا کہ ترمذی شریف کی ایک روایت میں ہے۔

﴿مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَي الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعَ الشَّمْسُ﴾ (۳۷)۔

جس نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں تو وہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے۔

﴿دار قطنی﴾ وحاکم کے الفاظ ہیں۔ ﴿مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَي الْفَجْرِ حَتّٰى تطلع الشمس فليصلهما﴾ (۳۸)۔

جو شخص طلوع آفتاب تک فجر کی سنتیں نہ پڑھ چکا ہو تو وہ (اب سورج نکلنے) پر پڑھ لے۔

ترمذی شریف والی اس روایت کو شارح ترمذی علامہ عبدالرحمٰن نے غیر محفوظ قرار دیا ہے۔ (۳۹)

ایسے ہی ابن ابی شیبہ میں آثار صحابہؓ کے ضمن میں اور مؤطا امام مالک میں بلاغات امام صاحب میں سے ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی فجر کی سنتیں فوت ہو گئیں تو انہوں نے وہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھیں۔ (۴۰)

---

(۳۶)۔المحلی ۱۰۵/۳ (۳۷)۔ترمذی مع التحفہ ۴۹۳/۲ 'جامع الاصول لابن الاثیر ۱۷/۷

(۳۸)۔التحفہ أیضاً (۳۹)۔التحفہ ۴۹۳/۲

(۴۰)۔مؤطا مع التنویر للسیوطی ۱۴۸/۱ 'التحفہ ۴۹۴/۲ 'جامع الاصول ۱۷/۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: یہ اثر تو عبداللہ بن عمر کے فعل پر موقوف ہے البتہ پہلی روایت مرفوع ہے مگر اس کا متن غیر محفوظ ہے۔ اسکے علاوہ امام شوکانیؒ نے نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ یہ روایت اس بات پر بھی صریح دلالت نہیں کرتی کہ جو شخص انہیں فرضوں سے پہلے نہ پڑھ سکا ہو وہ طلوع آفتاب سے پہلے انہیں نہ پڑھے بلکہ اس حدیث میں صرف اتنا کہا گیا ہے کہ جس نے مطلقاً سنتیں نہ پڑھی ہوں تو وہ سورج نکلنے کے بعد انہیں پڑھ لے اور اسمیں شک نہیں کہ اگر وہ وقت ادا میں چھوٹ گئی ہوں تو وقت قضاء میں پڑھی جائیں گی۔ اور حدیث مذکور میں ایسی کوئی چیز نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ ان کا فرضوں کے بعد پڑھنا منع ہے جیسا کہ دار قطنی و بیہقی اور حاکم کے الفاظ

﴿من لم یصل رکعتی الفجر حتی تطلع الشمس فلیصلهما﴾(۴۱) جس نے سورج طلوع ہونے تک فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے۔ سے پتہ چلتا ہے

فرضوں کے بعد پڑھنے کے دلائل: علاوہ ازیں طلوع آفتاب سے پہلے ہی فرضوں کے بعد سنتیں ادا کر لینے کی اجازت کا پتہ اور عدم کراہت کی دلیل خود حدیث شریف میں موجود ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں یہ تو ہے کہ فجر کی نماز سے لیکر طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں۔ لیکن بعض دیگر احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حکم عام نفلی نماز کا ہے۔

(۱)۔ فجر کی فرضوں سے پہلی سنتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں وہ فرضوں کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ جیسا کہ ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ' ابن خزیمہ' ابن حبان دار قطنی بیہقی' مستدرک حاکم' مصنف عبدالرزاق' ابن ابی شیبہ اور مسند احمد سمیت حدیث کی دس معتبر کتابوں میں حضرت قیس بن عمروؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ (اپنے گھر سے) نکلے تو نماز (فجر) کی اقامت کہی گئی میں نے آپؐ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی۔ جب آپؐ نے نماز سے فارغ ہو کر (صحابہ کی طرف) رخ انور کیا تو مجھے پھر نماز پڑھتے ہوئے پایا تو ارشاد ہوا۔

﴿مهلاً یا قیس أصلاتان معاً؟﴾ اے قیس ٹھرو' کیا ایک ہی وقت میں دو نمازیں پڑھو گے؟

(۴۱)۔ نیل الأوطار ۲/۳/۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو میں نے عرض کیا۔اے اللہ کے رسول ﷺ میں فجر کی پہلی دو سنتیں نہیں پڑھ سکا تھا' تب آپؐ نے فرمایا۔

﴿فلا اذن﴾ (۴۲) تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۲)۔ محلی ابن حزم میں حضرت عطاء کسی انصاری صحابیؓ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز فجر کے بعد نماز پڑھ رہا ہے (نبی ﷺ کے استفسار پر) اس نے بتایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں اب وہی پڑھی ہیں۔

﴿فلم يقل له شيئاً﴾ (۴۳) تو نبی ﷺ نے انہیں کچھ نہیں کہا

(۳)۔ سنن ابی داؤد میں ہے کہ آپؐ نے اس صحابیؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا

﴿صلوٰة الصبح ركعتان﴾ فجر کے تو صرف دو ہی فرض ہیں۔

تو اس نے جواب دیا کہ میں نے پہلی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں وہ اب ادا کی ہیں۔

﴿فسكت رسول ﷺ﴾ (۴۴) تو نبی ﷺ خاموش ہو گئے

التمھید لابن عبد البر میں سھل بن سعد الساعدی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

﴿وَكَانَ اِذَا رَضِیَ شَيْئاً سَكَتَ﴾ آپؐ جب کسی کام پر رضامند ہوتے تو خاموشی اختیار فرماتے تھے۔

(۴)۔ صحیح ابن حبان و ابن خزیمہ میں ثقہ راویوں کی سند سے مروی ہے۔ حضرت قیسؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کی اور میں سنتیں نہیں پڑھ سکا تھا جب آپؐ نے سلام پھیرا تو انہوں نے کھڑے ہو کر دو سنتیں پڑھی۔

---

(۴۲)۔ ابوداؤد مع العون ۴/۱۴۴' ترمذی مع التحفہ ۲/۸۸۔۴۸۷' ابن ماجہ ۱/۳۶۵' ابن خزیمہ ۲/۱۶۴' ابن ابی شیبہ ۲/۲۵۴

(۴۳)۔ محلی ۲/۱۵۴ بتحقیق ڈاکٹر عبد الغفار سلیمان البنداری مسئلہ ۳۰۸ طبع ۱۴۰۸ھ ۱۹۸۸ء دار الکتب العلمیہ بیروت

(۴۴)۔ ابوداؤد ۴/۱۴۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَنْظُرُ اِلَیْهِ فَلَمْ یَنکر عَلَیْهِ﴾(۴۵) جبکہ رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ رہے تھے مگر آپؐ نے نکیر نہیں فرمائی (منع نہیں کیا)

(۵)۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں فرضوں کے بعد اٹھ کر سنتیں پڑھنے والے صحابی کا بیان ہے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں آیا تو آپؐ نماز شروع کر چکے تھے اور میں نے ابھی سنتیں نہیں پڑھی تھیں اور آپؐ کے نماز پڑھانے کے دوران جماعت کے پاس کھڑے ہو کر سنتیں پڑھنا میں نے مکروہ وناپسندیدہ سمجھا اور جب نماز ختم ہوئی تو میں نے وہ سنتیں ادا کیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے۔

﴿ولم یامره ولم ینهه﴾(۴۶) آپؐ نے نہ تو اسے حکم دیا اور نہ ہی منع فرمایا۔

(۶)۔ اسی طرح مجمع الزوائد میں طبرانی کبیر کے حوالہ سے ایک متکلم فیہ روایت ہے جسے علامہ شمس الحق عظیم آبادی شارح ابوداؤد اپنی کتاب اعلام اہل العصر باحکام رکعتی الفجر میں ابن الاثیر کے حوالہ سے لائے ہیں اور تصحیح کی ہے۔ اس میں حضرت ثابت بن قیس فرماتے ہیں۔ میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے جب آپؐ نے سلام پھیرا تو میری طرف متوجہ ہوئے جبکہ میں فجر کی پہلی سنتیں پڑھ رہا تھا آپ میری طرف دیکھنے لگے جب میں سنتوں سے فارغ ہوا تو آپؐ نے فرمایا۔

﴿الم تصل معنا؟﴾ کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ فجر کی دو سنتیں پڑھی ہیں کیونکہ میں گھر سے پڑھ کر نہیں آیا تھا راوی واقعہ صحابیؓ فرماتے ہیں۔

﴿فلم یعب ذلك علي﴾(۴۷) تو آپؐ نے اس فعل کی وجہ سے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

ان سب احادیث (۴۸) میں اس بات کی واضح صراحت موجود ہے کہ نبی ﷺ کے

---

(۴۵)۔ ابن خزیمہ ۲/۱۶۴' تحفۃ الأحوذی ۲/۴۹۰ (۴۶)۔ ابن ابی شیبہ ۲/۲۵۴

(۴۷)۔ اعلام اہل العصر ص ۲۳۱ علامہ شمس الحق عظیم آبادی

(۴۸)۔ حضرت عطاء طاؤس اور ابن جریج رحمہم اللہ کے ارشاد جن سے جواز کا پتہ چلتا ہے انکی تفصیل مصنف عبدالرزاق جلد دوم ص ۴۴۲ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے کئی مرتبہ فرضوں کے بعد اٹھ کر فجر کی پہلی سنتیں پڑھی گئیں مگر آپؐ نے کسی پر بھی اعتراض نہیں بلکہ بعض کا ﴿فَلَا اِذَنْ﴾ کہہ کر جواب دیا کہ تب پھر کوئی حرج نہیں اور بعض کی وضاحت پر کہ یہ سنتیں تھیں آپ خاموش ہو گئے جو آپؐ کی رضا مندی کا ثبوت ہے۔

﴿التمهيد لا بن﴾ عبدالبر میں سہل بن سعد الساعدی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

﴿وكان اذا رضى شيئاً سكت﴾ آپؐ جب کسی کام پر رضا مند ہوتے تو خاموشی اختیار فرماتے تھے۔

ورنہ ناجائز کام ہوتا دیکھ کر خاموشی اختیار کر لینا تو شان نبوت اور مقام رسالت کے منافی ہے۔ لہذا آپؐ ضرور روک دیتے۔ مگر آپؐ نے ایسا نہیں کیا۔

نماز ظہر کی سنتیں

نماز ظہر کی سنن راتبہ یا مؤکدہ سنتیں: نماز ظہر کی سنن راتبہ یا مؤکدہ سنتوں کی تعداد کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دو طرح کی احادیث ثابت ہیں۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی کل تعداد صرف چار ہے دو فرضوں سے پہلے اور دو بعد میں۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم اور ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے۔

﴿صليت مع رسول الله ﷺ ركعتين قبل الظهر وركعتين بعد ها.﴾(۴۹) میں نے نبی ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو اور ظہر کے بعد دو سنتیں پڑھیں۔

بعض دیگر احادیث سے ان کی تعداد چھ معلوم ہوتی ہے چار پہلے اور دو بعد میں جیسا کہ مسلم، ابوداؤد، ترمذی نسائی اور ابن ماجہ میں ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کی مروی حدیث میں ہے۔ چار ظہر سے پہلے اور دو بعد میں (۵۰)

اسی طرح ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مسلم شریف میں مروی ہے۔

---

(۴۹)۔ جامع الاصول ۷/۷، نیل الاوطار ۶/۳/۱۴

(۵۰)۔ نیل الاوطار ۲/۳/۱۶ مختصر مسلم ص ۱۰۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿كان يصلي في بيتي قبل الظهر اربعاً ثم يخرج فيصلي بالنا س ثم يدخل فيصلي ركعتين﴾(۵۱)

نبی علیہ ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار سنتیں پڑھا کرتے تھے پھر آپ نکلتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے' پھر آپؐ گھر میں داخل ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔

ظہر سے پہلے کی چار اور دو سنتوں والی تمام احادیث ہی صحیح اور قوی ہیں اور ان کے مابین کوئی تعارض بھی نہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ان روایات کو اس چیز پر محمول کیا جائے کہ نبی علیہ ﷺ ظہر سے پہلے کبھی چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور کبھی دو۔ ان دو طرح کی احادیث کو اس چیز پر بھی محمول کیا جا سکتا ہے کہ نبی علیہ ﷺ مسجد میں دو رکعتیں پڑھ لیتے اور گھر میں پڑھتے تو چار پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ وابن عمرؓ نے جیسے دیکھا ویسا بیان کر دیا۔ جبکہ ابو جعفر طبری فرماتے ہیں کہ ظہر سے پہلے اکثر اوقات آپؐ چار سنتیں پڑھتے تھے اور قلیل اوقات میں (کبھی کبھی) دو پر ہی اکتفا کر لیتے تھے۔(۵۲)

ابو داؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' مسند احمد' مستدرک حاکم اور شرح السنہ بغوی میں ارشاد نبویؐ ہے۔

﴿من حافظ علىٰ اربع ركعات قبل الظهر واربع بعدها حرّمه الله على النار﴾(۵۳)

جو شخص چار ظہر سے پہلے اور چار بعد میں ہمیشہ پڑھے گا اللہ اسے آگ پر حرام کر دے گا۔

اس حدیث سے ظہر کے بعد بھی چار رکعتوں کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

الغرض وقت اور گنجائش جیسی ہو ویسے ہی کیا جا سکتا ہے دونوں طرف صحیح احادیث موجود ہیں۔

ظہر کی پہلی چار سنتوں کو ایک سلام سے پڑھنے کے بارے میں ابو داؤد وابن ماجہ اور شمائل ترمذی میں ایک روایت ہے کہ آپؐ ان چار سنتوں کے مابین سلام نہیں پھیرتے تھے' یعنی

(۵۱) مشکاۃ ۱/۳۲۲ بتحقیق الالبانی (۵۲)۔ نیل الاوطار ۲/۳/۱۵' تحفۃ الاحوذی ۲/۴۹۶

(۵۳)۔ جامع الاصول ۷/۱۸' النیل ۲/۳/۱۶' شرح السنہ ۳/۴۶۴ وقال محققوہ' ھو حدیث صحیح بمجموع طرقہ وصححہ الالبانی فی المشکاۃ ۱/۳۶۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاروں رکعتوں کو ایک ہی سلام سے پڑھتے تھے۔اس حدیث کو خود امام ابو داؤد نے ہی ضعیف قرار دیا ہے۔(۵۴)

یہی حدیث مؤطا امام محمد میں بھی ایک دوسری سند سے مروی ہے مگر وہ بھی ضعیف ہے کبار محدثین میں سے امام ابوداؤد وابن خزیمہ' امام نسائی' ابن معین' امام احمد اور ابوزرعہ نے اسکی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اور ان سنتوں کو دو سلاموں سے دو دو رکعتیں کر کے پڑھنے کے بارے میں سنن اربعہ صحیح ابن خزیمہ وابن حبان اور مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

﴿صلوٰۃ اللیل والنھار مثنیٰ مثنیٰ﴾(۵۵) رات اور دن کی (نفلی) نماز دو دو رکعتیں کر کے ہے۔

یہ حدیث تو بخاری مسلم میں بھی ہے مگر وہاں دن کا ذکر نہیں بلکہ صرف رات کی نماز کا ہے۔البتہ بخاری (۴۰/۲) میں یحییٰ بن سعید انصاری تابعیؒ سے تعلیقاً روایت ہے۔

﴿ما ادرکت فقھاء ارضنا(مدینه) الا یسلمون فی کل سنتین من النھار﴾(۵۶) میں نے اپنے علاقے (مدینہ منورہ) کے فقہاء کو دیکھا ہے کہ وہ سب دن میں ہر دو رکعتوں (سنن ونوافل) کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں سنن کی اس روایت میں دن کے اضافے پر کلام کیا اور امام نسائی وابن معین نے بھی کلام کیا ہے۔چونکہ دونوں طرح کی احادیث متکلم فیہ ہیں۔لہٰذا علامہ عبدالرحمٰن نے تحفۃ الاحوذی ۴۹۸/۲ میں لکھا ہے کہ کوئی ایک سلام سے چاروں رکعتوں کو اکھٹی پڑھ لے یا دو سلاموں سے دو دو کر کے پڑھ لے دونوں طرح ہی جائز ہے ظہر کی پہلی سنتیں بھی اگر فرضوں سے پہلے نہ پڑھی جاسکیں تو انہیں فرضوں کے بعد پڑھ لیں کیونکہ ترمذی وابن ماجہ میں جید سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔

---

(۵۴)۔ شرح السنہ ۲۶/۳۔۴۶۵

(۵۵)۔ شرح السنہ ۴۶۹/۳' تحفۃ الاحوذی ۴۹۷/۲

(۵۶)۔ بحوالہ تحقیق شرح السنہ ۴۶۹/۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ان النبی ﷺ کان إذالم یصل اربعاً قبل الظهر صلاهن بعده﴾(۵۷)

نبی ﷺ اگر ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھ پاتے تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے تھے۔

ابن ماجہ میں ہے۔

کان رسول اللہ ﷺ اذا فاتته الاربع قبل الظهر صلاهن بعد الركعتين بعد الظهر.﴾(۵۸)

جب نبی ﷺ کی ظہر سے پہلے والی چار رکعتیں رہ جاتیں تو انہیں آپؐ بعد والی دو سنتوں کے بعد پڑھ لیتے تھے۔

اگر کبھی ظہر کے بعد والی دو سنتیں قضاء ہو جائیں اور عصر کا وقت ہو جائے تو وہ عصر کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہیں جیسا کہ بخاری و مسلم وغیرہ میں نبی ﷺ کا فعل مروی ہے۔(۵۹)

البتہ آپؐ انہیں ہمیشہ پڑھتے رہے جو آپؐ کا خاصہ تھا جیسا کہ مسلم و نسائی میں ہے۔

﴿ثم اثبتهما و كان اذاصلى صلوة داوم عليها﴾(۶۰)

پھر آپؐ نے انہیں مسلسل پڑھا کیونکہ آپؐ جب کوئی کام کرتے تو اس پر ہمیشگی فرماتے

نماز عصر کے ساتھ کوئی مؤکدہ سنت نماز نہیں البتہ غیر مؤکدہ سنتیں ہیں جن کا تذکرہ آگے آنے والا ہے۔

مغرب و عشاء کی مؤکدہ سنتیں: نماز پنجگانہ کی مؤکدہ سنتوں کا ذکر چل رہا ہے اور فجر و ظہر کی تفصیل گزر چکی ہے جبکہ عصر کے ساتھ موکدہ سنتیں کوئی نہیں ہیں رہی مغرب و عشاء تو نماز مغرب کے فرضوں کے بعد دو سنتیں اور نماز عشاء کے فرضوں کے بعد بھی دو سنتیں مؤکدہ ہیں چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت میں مغرب کے بعد دو رکعتوں اور عشاء کے بعد دو رکعتوں کا ذکر آیا ہے اور مسلم شریف و سنن (النسائی) میں ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کی روایت میں بھی مغرب و عشاء کے بعد دو دو سنتوں کا ذکر ہے (۶۱) صحیح مسلم و ابوداؤد میں ام المؤمنین حضرت عائشہ سے بھی نبی ﷺ کا مغرب و عشا کے بعد

(۵۸)۔ نیل الاوطار ۲/۳/۲۶' تحفۃ الاحوزی ۲/۴۹۹ (۵۹)۔ انظر النیل ۲/۳/۲۷

(۶۰)۔ النیل ۲/۳/۲۸ (۶۱)۔ دیکھئے عنوان نماز ظہر کی سنن راتبہ' نیل اوطار ۲/۳/۱۴'۱۵'۱۶' مختصر الالبانی ص ۱۰۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر آکر دو دو سنتیں پڑھنا ہی مروی ہے۔(۶۲)

مغرب کی ان دو مؤکدہ سنتوں میں بھی فجر کی سنتوں کی طرح پہلی میں ﴿قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ﴾ اور دوسری میں ﴿قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ پڑھنا بہتر ہے۔(۶۳)

اسطرح نمازِ پنجگانہ کی مؤکدہ سنتوں کی تعداد ظہر سے قبل چار کی شکل میں کل بارہ اور ظہر سے قبل دو کی شکل میں کل دس بنتی ہیں۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابن عمر سے کل دس سنتوں کی حدیث ہی مروی ہے جبکہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کی مسلم' ابوداؤد' ترمذی اور ابن ماجہ والی حدیث میں ارشادِ نبویؐ ہے۔

﴿من صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشرہ سجدة سوی المکتوبه بنی له بیت فی الجنة﴾(۶۴)	جس نے ایک دن اور رات میں فرضوں کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھیں اسکے لئے جنت میں ایک گھر بن گیا۔

نمازِ پنجگانہ کی غیر مؤکدہ سنتیں: نمازِ پنجگانہ کی ان مؤکدہ دس یا بارہ سنتوں کے علاوہ بعض نمازوں کے ساتھ کچھ غیر مؤکدہ سنتوں کا ثبوت بھی احادیث سے ملتا ہے جنکا حکم انکے نام سے ہی ظاہر کہ وہ غیر راتبہ یا غیر مؤکدہ ہیں۔ کوئی پڑھ لے تو ثواب ہے نہ پڑھے تو گناہ نہیں ہوتا۔ ایسی سنتوں میں سے نمازِ فجر اور ظہر کے ساتھ تو کوئی نہیں اسطرح نمازِ فجر کی کل چار ہی رکعتیں ثابت ہیں جن میں سے دو سنتیں مؤکدہ اور دو فرض اور نمازِ ظہر کی اگر فرضوں سے پہلے دو مؤکدہ سنتوں والی حدیث پر عمل کیا جائے تو آٹھ رکعتیں ہوئیں۔ دو مؤکدہ سنتیں پہلے پھر چار فرض اور بعد میں پھر دو مؤکدہ سنتیں اور اگر فرضوں سے پہلے چار مؤکدہ سنتوں والی حدیث پر عمل کیا جائے تو کل دس رکعتیں ہو گئیں۔ یہاں ایک بات یہ بھی پیشِ نظر رہے کہ سنن اربعہ' مسند احمد' مستدرک حاکم اور شرح السنہ بغوی میں ایک حدیث ہے جسمیں ظہر کے فرضوں کے بعد بھی چار ہی سنتوں کا ذکر ہے چنانچہ ارشادِ نبویؐ ہے۔

---

(۶۲)۔ مشکاۃ ۳۶۶/۱

(۶۳)۔ المغنی ۱۲۷/۲ صفۃ صلوٰۃ النبی ﷺ

(۶۴)۔ سابقہ حوالہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿من حافظ علی اربع رکعات قبل الظھر واربع بعد ھاحرمہ اللہ علی النار﴾(٦٥)

جو شخص نماز ظہر کے فرضوں سے پہلے چار اور فرضوں کے بعد بھی چار کعتیں پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیتا ہے۔

اسطرح ظہر کی کل رکعتیں بارہ ہو گئیں چار سنتیں پہلے پھر چار فرض اور چار ہی بعد میں۔اس حدیث میں جو حیثیت پہلی چار سنتوں کی ہے وہی بعد والی چاروں کی ہے۔لہٰذا بعد والی چار کعتوں میں جو دو سنتیں اور دو نفل کا فرق کیا جاتا ہے وہ تو ثابت نہیں۔ہاں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ چاہے تو چار سنتیں پڑھ لے یا دو پر ہی اکتفا کر لے جیسا کہ فرضوں سے پہلے کی سنتوں میں اختیار اور وسعت ہے البتہ اکثر اوقات اور بعض اوقات کی جو تفصیل گزری ہے وہ سامنے رکھنا زیادہ مناسب ہے۔

نماز عصر کے ساتھ مؤکدہ سنتیں تو کوئی نہیں البتہ غیر مؤکدہ سنتوں کا پتہ چلتا ہے۔ اس سلسلہ میں بھی دو طرح کی احادیث ہیں۔بعض میں چار سنتوں کا ذکر ہے اور بعض میں صرف دو رکعتیں ہی مذکور ہیں چنانچہ ابوداؤد ترمذی' مسند احمد اور شرح السنہ بغوی میں ارشاد نبویؐ ہے۔

﴿رحم اللہ امرءً اصلی قبل العصر اربعاً﴾(٦٦)

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو نماز عصر کے فرضوں سے پہلے چار رکعتیں پڑھتا ہے۔

اسی طرح ترمذی' نسائی' ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت علیؓ سے مروی ہے۔

---

(٦٥)۔ابوداؤد مع العون ۴/۷/۱۴ جامع الاصول ۷/۱۸ النیل ۲/۳/۱۶ مشکاۃ ۱/۶۸ وصححہ الالبانی شرح السنہ ۳/۴۶۴ وصححہ محققوہ بمجموع طرقہ

(٦٦)۔شرح السنہ ۳/۴۷۰ وحسنہ محققوہ وصححہ ابن خزیمہ' جامع الاصول ۷/۱۹ مشکاۃ ۱/۳۶۷ وحسنہ الالبانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿كان رسول الله ﷺ يصلي قبل العصر اربع ركعات يفصل بينهن بالتسليم﴾ (٦٧)

نبی ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور انکے مابین (دو رکعتوں کے بعد) سلام پھیر کر فصل کیا کرتے تھے۔

یعنی اکٹھی چار ایک سلام سے نہیں بلکہ درمیان میں بھی سلام پھیرتے تھے۔ لیکن جائز دونوں طرح ہی ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ (٦٨)

ابو داؤد میں حضرت علیؓ سے ہی مروی ہے۔

﴿ان النبی ﷺ كان يصلي قبل العصر ركعتين.﴾ (٦٩)

کہ نبی ﷺ عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

لہٰذا دونوں طرح ہی جائز ہے چاہے تو چار سنتیں پڑھ لے یا دو اور یہ سب ہیں بھی غیر مؤکدہ عصر سے پہلے چار سنتوں کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ متن میں ان کے پڑھنے والے کیلئے دعائے نبویؐ ﴿رَحِمَ اللّٰہ﴾ گزری ہے۔ طبرانی کبیر واوسط میں ہے۔

﴿لم تمسه النار﴾

اسے آگ نہیں چھوئے گی۔

حلیہ ابو نعیم میں ہے۔

﴿غفر الله له.﴾

اللہ اسے بخشے

ابو یعلی میں ہے۔

﴿بنى الله له بيتاً في الجنه﴾

اللہ اسکے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

طبرانی کبیر میں ہے۔

---

(٦٧)۔ صحیح ابن خزیمہ ۲/۲۱۸ و حسنہ الالبانی شرح السنہ ۳/۶۸۔۴۶۷ و حسنہ و حسنہ الترمذی مشکوۃ مع المرعاۃ ۴/۱۴۹ حدیث ۴۲۹۔۵۹۸،۵۹۹ صحیح الترمذی ۱/۱۳۵ و الالبانی المشکاۃ ۱/۳۶۸ جامع الاصول ۷/۱۹ مسند احمد ۱/۷۵، ۱۴۲۔۱۴۳۔۱۴۶ و صححہ احمد شاکر المصری ۱/۴۹۴ سنن ابن ماجہ ۱/۳۶۷ حدیث ۱۱۶۱

(٦٨)۔ دیکھئے عنوان نماز ظہر کی سنن راتبہ

(٦٩)۔ ابو داؤد مع العون ۴/۱۵۰ و حسنہ الالبانی فی المشکاۃ ۱/۳۶۸ والارناؤوط فی تحقیق زاد المعاد ۱/۳۱۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿حرم الله بدنه على النار﴾(۷۰) — اللہ اسکا جسم آگ پر حرام کر دیتا ہے۔

﴿فليتنا فس المتنا فسون. والله الموفق﴾

مغرب کے فرضوں سے پہلے دو سنتیں (غیر مؤکدہ): نماز مغرب کے فرضوں کے بعد دو سنتیں تو مؤکدہ ہیں جنکا ذکر سنن راتبہ کے ضمن میں ہو چکا ہے۔ مغرب کے فرضوں سے پہلے بھی دو رکعتیں صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ اگر چہ وہ غیر مؤکدہ ہیں لیکن ان کا ادا کرنا سنت و مستحب ہے۔ نبی ﷺ نے (خود عمل کیا) اور لوگوں کو ان کا حکم فرمایا اور صحابہؓ کرام یہ دو رکعتیں بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ لیکن آج مسلمانوں کی اکثریت اس سنت کو چھوڑے ہوئے ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس پر عمل کرتا ہے تو اسے تعجب سے گھورا اور معیوب سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ ان دو رکعتوں کا ثبوت متعدد صحیح احادیث رسول ﷺ۔ اور آثار صحابہؓ و تابعین سے ملتا ہے۔ مثلاً

حدیث نمبر ۱: صحاح ستہ یعنی صحیح بخاری و مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی و ابن ماجہ میں اسی طرح دار قطنی و ابن خزیمہ میں ارشاد نبویؐ ہے

﴿بين كل اذانين صلوٰة بين كل ازانين صلوٰة﴾ — ہر اذان و اقامت کے مابین (دو رکعت) نماز ہے۔ ہر اذان و اقامت کے مابین (دو رکعت) نماز ہے۔

راوی حدیث حضرت عبداللہ بن مغفل مزنیؓ فرماتے ہیں۔

﴿قالها ثلاثاً وقال فى الثالثة لِمَنْ شَاءَ﴾(۷۱) — آپؐ نے یہ الفاظ تین مرتبہ کہے اور تیسری مرتبہ یہ بھی فرمادیا کہ جسکا جی چاہے پڑھے (یعنی موکدہ نہیں ہیں)

---

(۷۰)۔ انظرا للتفصيل عون المعبود ۱۴۹/۴

(۷۱)۔ بخاری مع الفتح ۱۰۲/۲ و ۱۱۰/۲ مسلم مع النووی ۱۲۴/۶، ابو داؤد مع العون ۱۶۲/۴، ترمذی مع التحفہ ۱۵۴۸/۱ ابن ماجہ ۳۶۸/۱، ابن خزیمہ ۲۶۶/۲، دار قطنی ۲۶۶/۱، نسائی ۲۸/۲/۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبار علماء احناف میں سے علامہ سندھی ابن ماجہ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں جو حکم دیا گیا ہے اسکا عموم نماز مغرب کو بھی شامل ہے اور حدیث انسؓ وغیرہ میں تو مغرب کے فرضوں سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کی واضح صراحت موجود ہے لہٰذا اس عمل کو مکروہ کہنے کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔(۷۲)

حاشیہ نسائی میں وہ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث اور اس جیسی دوسری احادیث مغرب کے فرضوں سے پہلے دو رکعتوں کے جواز بلکہ ندب واستحباب پر دلالت کرتی ہیں۔(۷۳)

علماء احناف میں اختلاف ہے بعض نے انہیں مستحب کہا ہے جیسا کہ علامہ سندھی وغیرہ ہیں۔ الکوکب الدری میں صحیح اسے ہی قرار دیا گیا ہے کہ اگر ان سے تکبیر تحریمہ کے چھوٹنے کا اندیشہ نہ ہو تو ان کا پڑھنا مستحب ہے۔(۷۴) عرب ممالک میں آذان مغرب کے بعد باقاعدہ دو رکعتوں کیلئے وقفہ دیا جاتا ہے اور تکبیر تحریمہ چھوٹنے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔ اسطرح گویا یہاں احناف کے نزدیک بھی یہ دو رکعتیں مستحب ہیں۔

حدیث نمبر ۲: علامہ سندھی نے جس حدیث انسؓ کی طرف اشارہ کیا ہے وہ صحیح بخاری مسلم نسائی' ابن ماجہ ابن خزیمہ اور مسند احمد و دار قطنی میں ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں

﴿کنا بالمدنیہ' فاذا اذن المؤذن لصلوٰۃ المغرب ابتدرو السواری فیر کعون رکعتین رکعتین﴾(۷۵)	مدینہ منورہ میں ہم لوگوں کی عادت تھی کہ جب مؤذن مغرب کی آذان دیتا تو سب لوگ دوڑ کر ستونوں کی آڑ میں دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

مسلم وغیرہ میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ لوگ ان دو رکعتوں کو اتنی کثرت سے پڑھا کرتے تھے کہ اگر کوئی نیا آدمی مسجد میں آتا تو سمجھتا کہ فرض نماز پڑھی جا چکی ہے اور لوگ شائد بعد والی سنتیں پڑھ رہے ہیں۔(۷۶)

(۷۲)۔حاشیہ ابن ماجہ بحوالہ المرعاۃ ۲/۱۰۰ (۷۳)۔حاشیہ نسائی للسندھی مع شرح السیوطی ۱/۲/۲۸ ابن خزیمہ طبع دار الفکر بیروت (۷۴)۔الکوکب الدری ۱/۱۰۳ بحوالہ فقہ السنہ اردو ۱/۲۵۳ (۷۵)۔بخاری مع الفتح ۱/۵۷۷و ۲/۱۰۶ مسلم مع النووی ۶/۱۲۳' ابن ماجہ ۱/۳۶۸' ابن ماجہ خزیمہ ۲/۲۶۶' دار قطنی ۱/۲۶۷۔ (۷۶)۔ صحیح مسلم ۳/۲/۱۲۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری میں حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کبار صحابہؓ کو دیکھا کہ وہ ستونوں کی آڑ میں یہ سنتیں پڑھتے تھے۔ بخاری و مسلم کی ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ کبار صحابہؓ کی اکثریت کا عمل یہی تھا۔

حدیث نمبر ۳: اسی طرح صحیح بخاری شریف میں ارشاد نبویؐ ہے

﴿صلوا قبل صلوٰة المغرب﴾ (۷۷) نماز مغرب سے پہلے (دو رکعت) نماز پڑھو

آپؐ نے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے اور تیسری مرتبہ فرمایا۔

﴿لمن شاء﴾ جو چاہے پڑھے۔

حضرت عبداللہ مزنیؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے جو چاہے پڑھے اسلئے کہا کہ لوگ کہیں ان دو رکعتوں کو سنت مؤکدہ نہ سمجھ لیں۔ بخاری شریف میں تو مطلق "صلو" ہے جبکہ ابوداؤد وغیرہ میں صراحت موجود ہے کہ آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا۔

﴿صلوا قبل المغرب رکعتین﴾ (۷۸) مغرب کے فرضوں سے پہلے دو رکعتیں پڑھو۔

حدیث نمبر ۴: جبکہ صحیح مسلم و ابوداؤد میں حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم غروب آفتاب کے بعد اور مغرب کے فرضوں سے پہلے دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔ راوی حدیث مختار بن غلفل پوچھتے ہیں کیا نبی ﷺ بھی یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ تو انہوں نے جواب دیا:

﴿کان یرانا نصلیهما فلم یأ مرنا ولم ینهنا﴾ (۷۹) آپؐ ہمیں پڑھتے ہوئے دیکھتے تو نہ ہمیں (بطریق وجوب) اسکا حکم دیتے اور نہ اس سے منع فرماتے تھے۔

واضح بات ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک کام تو مکروہ ہو اور نبی ﷺ اس سے منع نہ فرمائیں۔ آپؐ کا منع نہ فرمانا دلیل ہے استحباب کی

(۷۷)۔ بخاری مع الفتح ۳/۵۹۔ ۱۳/۳۳۷ (۷۸)۔ صحیح بخاری ۴/۱۶۰ ابن خزیمہ ۲/۲۶۷ دار قطنی ۱/۲۶۶ سنن دارمی للتفصیل المرعاۃ ۲/۴۸۔ ۱۶۵

(۷۹)۔ مسلم مع النوی ۳/ ۶/ ۱۲۳، ابوداؤد مع العون ۴/۱۶۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبر۵: اسی طرح بخاری شریف 'مسند احمد' دار قطنی اور بیہقی میں حضرت عقبہ بن عامرؓ کی شہادت بھی مذکور ہے جسمیں وہ فرماتے ہیں۔

﴿انا کنا نفعله علی عهد رسول اللهﷺ﴾(۸۰) ہم لوگ نبی علیہ السلام کے زمانہ میں یہ (دو رکعتیں) پڑھا کرتے تھے۔

حدیث نمبر۶: صحیح ابن حبان وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن مغفل مزنیؓ فرماتے ہیں۔

﴿ان رسول اللهﷺ صلی قبل المغرب رکعتین.﴾ (۸۱) کہ نبی علیہ السلام نے نماز مغرب کے فرضوں سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں

حدیث نمبر۷: دار قطنی وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا

﴿مامن صلوٰة مکتوبة الابین یدیها رکعتان﴾(۸۲) ہر فرض نماز کے پہلے دو رکعت ہے۔

آثار

ان چند قولی و فعلی اور تقریری احادیث کے علاوہ متعدد احادیث اور بکثرت آثار سے ان دو رکعتوں کے استحباب کا پتہ چلتا ہے۔

اثر نمبر۱: زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں مدنیہ منور آیا اور عبدالرحمٰن بن عوف اور ابی بن کعب کے یہاں قیام کیا میں نے ان دونوں کو دیکھا

---

(۸۰)۔ بخاری مع الفتح ۵۹/۳ دار قطنی ۲۶۸/۱ (۸۱)۔ موارد الظمان زوائد ابن حبان حدیث:۶۱۷ ص ۶۳ اور واہ المروزی فی قیام اللیل کما فی نصب الرایۃ ۱۴۱/۲ عون المعبود ۱۲۲/۴، تحفۃ الاحوذی ۵۵۲/۱، تعلیق المغنی ۲۶۶/۱، بلوغ المرام مع سبل السلام ۵/۲/۱ طبع بیروت (۸۲)۔ دار قطنی ۲۶۷/۱ المروزی فی قیام اللیل ص ۲۶' صحیح ابن حبان نصب الرایۃ ۱۴۲/۲' التعلیق المغنی ۲۶۷/۱ تحفۃ الاحوذی ۵۴۸/۱ ترمذی ۵۴۸/۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فکانا یصلیان رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب لایدعان ذلك﴾(۸۳)
وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں ان دونوں رکعتوں کو چھوڑتے نہیں تھے۔

اثر نمبر ۲: امام زہری حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

﴿انه کان یصلی رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب﴾(۸۴)
وہ دو رکعتیں مغرب سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

اثر نمبر ۳: رغبان مولیٰ حبیب بن مسلمہ کہتے ہیں۔

﴿رائیت اصحاب رسول اللهﷺ یھبون الی الفریضة﴾(۸۵)
میں نے دیکھا کہ صحابہؓ کرام اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنے کیلئے ٹوٹ پڑتے تھے جس طرح فرض نماز پڑھنے کیلئے

اثر نمبر ۴: جعفر بن ابی وشیہ کہتے ہیں۔

﴿ان جابر بن عبدالله کان یصلی قبل المغرب رکعتین﴾ (۸۶/۱)
بے شک جابر بن عبداللہ مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

اثر نمبر ۵: راشد بن یسار کہتے ہیں۔

﴿اشھد علی خمسة من اصحاب رسول اللهﷺ من اصحاب الشجرہ انھم کانوا یصلون رکعتین قبل المغرب﴾(۸۶/۲)
میں گواہ ہوں پانچ صحابہ پر جو کہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں کہ وہ لوگ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

اثر نمبر ۶: حکم کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے ساتھ نماز پڑھی اور

(۸۳)۔ مصنف عبدالرزاق ۲/۴۳۴، المروزی فی قیام اللیل، تحفہ الاحوذی ۱/۱۵۵۱ المحلی لابن حزم ۲/۳۴۸ المجمع ۲/۲۲۶ (۸۴)۔ مصنف عبدالرزاق ۲/۴۳۴، المحلی ۲/۳۸۴
(۸۵)۔ بیہقی ۲/۴۷۶ ابن حزم المحلی ۲/۳۴۸ قیا اللیل المروزی تحفہ الاحوذی ۱/۵۵۱
(۸۶/۱)۔ المحلی ۲/۳۴۹' قیام اللیل ص ۳۷۔ (۸۶/۲)۔ المحلی ۱/۳۴۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو دیکھا:

﴿کان یصلی الرکعتین قبل المغرب﴾(۸۷) — وہ مغرب سے پہلے دو رکعت سنت پڑھتے تھے۔

ان دو رکعتوں کا ثبوت دیگر کئی اور احادیث و آثار سے بھی ملتا ہے۔(۸۸)

مغرب کے بعد اور نماز عشاء کی غیر مؤکدہ سنتیں: بعض روایات میں مغرب و عشاء کے درمیان چار رکعتوں بعض میں چھ اور بعض میں بیس کا ذکر ملتا ہے لیکن ان روایات کی اسنادی حیثیت غیر معتمد ہے آئمہ و ماہرین فن حدیث کے نزدیک چار رکعتوں والی روایت مرسل' چھ والی سخت ضعیف اور بیس والی روایت موضوع و من گھڑت ہے۔(۸۹)

البتہ رکعتوں کی تعداد متعین کئے بغیر مغرب و عشاء کے درمیان نوافل پڑھنا ثابت ہے جیسا کہ ترمذی و نسائی اور مسند احمد میں حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے۔

﴿صلیت مع النبی ﷺ المغرب فلما قضی صلوۃ قام فلم یزل یصلی حتی صلی العشاء ثم خرج﴾(۹۰) — میں نے نبی ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی' جب آپؐ نے اپنی نماز (فرض اور موکدہ سنتیں) پڑھ لیں تو کھڑے ہوگئے پھر آپؐ نماز عشاء تک نفلی نماز پڑھتے رہے (اور نماز عشاء کے بعد) پھر آپؐ مسجد سے نکلے

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ مغرب کے بعد سے عشاء تک کے دوران جتنے نوافل چاہے پڑھے ثواب ہے۔ تعداد متعین کرنے کی ضرورت نہیں۔(۹۱)

جب نماز عشاء کی آذان ہو تو اسکی آذان و اقامت کے مابین کافی وقفہ ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں جتنی رکعتیں پڑھنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ جو شخص مسجد کے اندر موجود ہو وہ ﴿بین کل اذانین صلوۃ﴾ والی حدیث پر عمل کرتے ہوئے دو رکعتیں پڑھ لے۔(۹۲)

جو شخص باہر سے مسجد میں آئے تو اسے مذکورہ حدیث کے علاوہ تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضوء والی احادیث پر عمل کرنے کی بھی گنجائش ہے۔ البتہ اس نفلی عبادت کی جتنی بھی رکعتیں

---

(۸۷)۔ المحلی ۲/۳۴۹ (۸۸)۔ ترمذی والتحفہ ۱/۵۴۸ نصب الرایہ ۲/۱۴۲، دار قطنی و تعلیق ۱/۲۶۷، قیام اللیل مروزی ص ۲۶۔ (۸۹)۔ مشکاۃ و تحقیقہ ۱/۳۶۸، ۳۷۰، ۳۰ الضعیفہ ۱/۴۸۱ شرح السنہ و تحقیقہ ۳/۴۷۔ ۴۷۳ (۹۰)۔ الارواء ۲/۲۲۲ (۹۱)۔ للتفصیل نیل الاوطار ۲/۳/۵۴۔ ۵۶ الفتح الربانی ۴/۲۱۵

(۹۲)۔ تقدم تخریجہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھے دو دو کر کے پڑھے اور اگر مسجد میں داخل ہونے پر جماعت کھڑی ہو جائے تو پھر جماعت سے مل جائے کیونکہ ایسے میں یہ غیر مؤکدہ سنتیں تو کجا مؤکدہ کی ادائیگی بھی جائز نہیں۔ بعض کتب فقہ (الفقہ علی المذاہب الاربعہ وغیرہ) میں خاص نماز عشاء سے پہلے چار غیر مؤکدہ سنتیں لکھی ہیں جنھیں عموماً ایک ہی سلام سے پڑھا جاتا ہے۔ اس کیفیت وکمیت کو ظاہر کرنے والی کوئی حدیث نظر سے نہیں گزری۔

عشاء کے فرضوں کے بعد دو سنتیں تو راتبہ یا مؤکدہ ہیں۔ صحیح بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ابن عمر میں تو انہی مؤکدہ دو سنتوں کا ذکر ہے۔ اسی طرح صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

﴿ثم یصلی بالناس العشاء ویدخل بیتی فیصلی رکعتین﴾(۹۳)	آپؐ (مسجد میں) لوگوں کو عشاء پڑھاتے پھر میرے گھر میں داخل ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

ان احادیث میں تو نماز عشاء کے فرضوں کے بعد صرف دو ہی سنتوں کا پتہ چلتا ہے جو کہ مؤکدہ ہیں البتہ ابوداؤد میں ایک روایت ہے جسمیں چار یا چھ رکعتوں کا ذکر ہے اس حدیث کی شرح میں شارح ابوداؤد علامہ عظیم آبادی نے لکھا ہے کہ ان احادیث کا مفاد یہ ہے کہ آپؐ حسب موقع کبھی دو رکعتیں کبھی چار اور کبھی چھ پڑھتے ہونگے۔(۹۴)

صرف چار رکعتوں کے بارے میں متعدد صحابہؓ سے کئی احادیث مروی ہیں۔ جو اگرچہ اکثر ضعیف میں البتہ ابوداؤد مسند احمد اور بیہقی کی ایک روایت کو امام ابوداؤد' منذری اور شوکانیؒ کے الفاظ کچھ قابل اعتبار ظاہر کرتے ہیں۔ لہٰذا فرضوں کے بعد دو مؤکدہ سنتوں کے علاوہ دو غیر مؤکدہ و مستحب رکعتوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔ تو گویا جو دو رکعتیں نفلوں کے نام سے پڑھی جاتی ہیں وہ یہی ہیں۔(۹۵)

ابوداؤد کی مذکورہ حدیث کو شیخ البانی نے ضعیف قرار دیا ہے۔(۹۶)

لیکن امام شوکانی نے کہا ہے۔

(۹۳)۔ قدمر تخریجھا (۹۴)۔ عون المعبود ۱۸۶/۴۔ (۹۵)۔ راجع للتفصیل المرعاۃ ۱۵۲/۳
(۹۶)۔ المشکاۃ ۳۶۸/۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿رجال اسناده ثقات ومقاتل بن بشير العجلي قدو ثقه ابن حبان﴾(۹۷)

اسکی سند راوی ثقہ ہیں اور مقاتل بن بشیر العجلی کو امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے

بخاری وابوداؤد' نسائی اور مسند احمد میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے گھر گزاری۔ اسی حدیث میں وہ فرماتے ہیں نبی ﷺ عشاء پڑھ کر اپنے گھر آئے اور چار رکعتیں پڑھیں۔(۹۸)

الغرض ان چار یا چھ رکعتوں میں سے جمہور علماء کے نزدیک دو سنت مؤکدہ اور باقی مستحب ونوافل ہیں(۹۹) جنکے پڑھنے پر ثواب تو ہے نہ پڑھنے پر عقاب نہیں

اوقات سنن: امام ابن قدامہ لکھتے ہیں۔ نماز سے پہلے والی سنتوں کا وقت نماز کے وقت کے داخل ہو جانے سے نماز تک ہے اور بعد والی سنتوں کا فرض نماز ادا ہو چکنے سے لیکر اس نماز کا وقت گزر جانے تک ہے۔(۱۰۰)

جبکہ مؤکدہ سنتوں کی قضاء بھی نبی ﷺ سے ثابت ہے جیسے فجر کی اور ظہر کی بعد والی دو سنتوں کی قضاء کتب حدیث میں معروف ہے۔

نماز وتر

فضائل نماز وتر: وتر ایک مستقل بالذات نماز ہے جسے نماز عشاء کے ساتھ کچھ اس انداز سے جوڑ دیا گیا ہے کہ گویا وہ نماز عشاء کا ہی حصہ ہو حالانکہ ایسا نہیں بلکہ نبی اکرم ﷺ نے وتر کو مستقل نماز قرار دیا اور اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت واہمیت بیان فرمائی ہے اور اس نماز کو عشاء کے ساتھ جوڑ دینے کا سبب دراصل یہ ہے کہ اس نماز کا وقت نماز عشاء کے بعد سے شروع ہو کر طلوع فجر تک رہتا ہے۔ علیٰ کل حال اس نماز کی فضیلت اہمیت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ابوداود' ترمذی اور سنن دارمی وغیرہ میں ارشاد نبویؐ ہے

---

(۹۷)۔النیل ۲/۳/۱۸۔
(۹۸)۔النیل ۲/۳/۱۱۸ الفتح الربانی ۴/۲۵۱،۲۲۱،۲۲۰
(۹۹)۔الفتح الربانی ۴/۲۲۱
(۱۰۰)۔المغنی ۱/۱۲۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ اللّٰه قدامدّ كم بصلاه وهي الوتر فصلّوها فيما بين العشاء الىٰ طلوع الفجر﴾(١٠١)	اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی ہے اور وہ نماز وتر ہے۔ اسے عشاء اور طلوع فجر کے مابین پڑھا کرو۔

اسی طرح بعض دیگر روایات سے بھی وتروں کی فضیلت کا پتہ چلتا ہے جن میں سے اکثریت کی اسناد متکلم فیہ ہیں مثلاً ابوداؤد' ترمذی اور نسائی میں ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔

﴿الوترليس بحتم كصلوتكم المكتوبة ولكن سن رسول الله(ﷺ) وقال ان الله وتريحب الوتا فاء ترووايا أهل القرآن﴾(١٠٢)	نماز وتر تمہاری فرض نمازوں کی طرح حتمی تو نہیں' لیکن اسے اللہ کے رسول ﷺ نے اپنایا اور فرمایا: اللہ وتر (طاق ہے اور وہ نماز وتر کو محبوب رکھتا ہے۔ اے اہل قرآن (مسلمانو) وتر پڑھا کرو۔

ابوداؤد' نسائی' صحیح ابن حبان اور دار قطنی وغیرہ میں حضرت ابوایوب انصاریؓ سے مروی ایک موقوف روایت میں آیا ہے۔

الوتر حق	وتر حق ہے

ابوداؤد کے الفاظ ہیں۔

الوتر حق علیٰ کل مسلم	وتر ہر مسلمان پر حق (ثابت) ہے

ابن المنذر کی روایت میں ہے

الوتر حق ولیس بواجب(١٠٣)	وتر حق ہے لیکن واجب نہیں۔

یہ روایت مرفوعاً مذکور ہے مگر امام شوکانیؒ نے نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ کبار محدثین میں سے ابوحاتم ذیلی' دار قطنی اور بیہقی نے اس کے موقوف ہونے کو صحیح قرار دیا ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی اسی کی تائید کی ہے۔(١٠٤)

ابوداؤد مستدرک حاکم میں ہے۔

(١٠١)۔الندواء ۱۵۶/۲ وصححہ (١٠٢)۔ابوداؤد، ترمذی نسائی شرح السنہ وتحقیقہ ۷۹/۴' ۱۰۲، الفتح الربانی مختصراً ۲۷۳/۴۔۲۷۸ قال الشوکانی حسنہ الترمذی وصححہ الحاکم والنیل ۴۹/۳/۲

(١٠٣)۔النیل ۲۹/۳/۲۔ (١٠٤)۔حوالہ سابقہ ص ۳۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿الوتر حق فمن لم يو تر فليس منا﴾(١٠٥) وتر حق ہے اور جو شخص وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔

مسند احمد طبرانی' دار قطنی اور بیہقی میں ہے۔

﴿ثلاث علي فرائض ولكم تطوع النحر و الوتر و ركعتا الفجر.﴾(١٠٦) تین چیزیں میرے لئے فرض اور تمہاری نسبت تطوع (یعنی سنت) ہیں قربانی' نماز وتر اور فجر کی دو رکعتیں۔

ان مختلف روایات سے نماز وتر کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے اور اہل علم نے فجر کی سنتوں اور نماز وتر میں سے کسی ایک کی افضیلت میں مختلف آراء ظاہر کی ہیں۔ بعض نے فجر کی سنتوں کو افضل کہا ہے اور بعض نے وتر کو۔ جبکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ دیگر نفلی نمازوں حتی کہ نماز پنجگانہ کے ساتھ والی تمام موکدہ سنتوں سے یہ دونوں زیادہ تاکید والی اور افضل ہیں۔

اس طرح نماز فجر کی سنتوں اور نماز وتر کی فضیلت واہمیت کا اس بات سے بھی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر حضر کسی موقع پر بھی انہیں ترک نہیں کیا اور ان دونوں کی قضاء بھی ثابت ہے اور ان دونوں کے فضائل میں متعدد احادیث ہیں یہی وجہ ہے کہ ان دونوں کے بارے میں اہل علم اس پہلو میں بھی دو رائے رکھتے ہیں کہ آیا یہ دونوں واجب ہیں یا سنت موکدہ؟ بعض نے فجر کی سنتوں کو اور نماز وتر کو واجب قرار دیا ہے جبکہ جمہور ائمہ علماء فقہاء اور اہل علم ان دونوں کو سنت مؤکدہ کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ دیگر مؤکدہ سنتوں سے بھی زیادہ مؤکدہ' افضل اور اہم ہیں جیسا کہ ان کے فضائل میں وارد ہونے والے ارشادات نبویؐ سے پتہ چلتا ہے۔

نماز وتر کا حکم' سنت مؤکدہ

قائلین وجوب اور انکے دلائل: حضرت امام ابو حنیفہؒ وجوب کے قائل ہیں اور ان کا استدلال ان احادیث سے ہے جو وتر کے فضائل کے ضمن میں ذکر ہوئی ہیں مثلاً ارشاد نبویؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ساتھ تمہاری مدد فرمائی ہے جو کہ نماز وتر ہے اس حدیث میں

(١٠٥)۔ بحوالہ بالا' قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح وضعفہ الالبانی الارواء ٢/١٤٦

(١٠٦)۔ حوالہ بالا ایضاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ الفاظ بھی ہیں کہ وہ نماز تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (۱۰۷)

اس حدیث میں فضیلت تو مذکور ہے مگر یہ وجوب کا پتہ نہیں دیتی اور اگر ایسی فضیلت کو وجوب کی دلیل بنایا جاسکتا ہو تو پھر فجر کی سنتوں کی ایک طرح سے اس سے بھی زیادہ فضیلت بیان ہوئی۔ کیونکہ بخاری و مسلم کی صحیح حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے انہیں ﴿خیر من الدنیا وما فیھا﴾ قرار دیا ہے اور ظاہر ہے ﴿دنیا ومافیھا﴾ سے بہتر چیز سرخ اونٹوں سے بہتر چیز سے افضل ہوگی کیونکہ سرخ اونٹ تو دنیا کا جز ہیں اور جز کی کل کے مقابلہ میں جو حیثیت ہے وہ واضح ہے اور اتنی بڑی فضیلت ہونے کے باوجود سنتوں کو زیادہ سے زیادہ مؤکدہ ہی کہا گیا ہے نہ کہ واجب اس طرح ایک حدیث میں ہے۔

﴿الوتر واجب علیٰ کل مسلم﴾(۱۰۸) وتر ہر مسلمان پر واجب ہے۔

اس حدیث کی سند میں جابر جعفی ہے جو جمہور علماء کے نزدیک ضعیف ہے' اور اگر حدیث صحیح ہوتی (یا بالفرض اسے صحیح مان بھی لیا جائے) تو پھر ایک اعتراض واشکال وارد ہوتا ہے کہ غسل جمعہ کے بارے میں بھی صحیح بخاری و مسلم اور ابوداؤد' نسائی وغیرہ میں ارشاد نبویؐ ہے۔

﴿غسل یوم الجمعه واجب علی کل محتلم﴾(۱۰۹) یوم جمعہ کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے۔

جبکہ جمہور علماء سلف و خلف اور تمام فقہا کے نزدیک غسل جمعہ واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔(۱۱۰)

واجب کے واضح لفظ کو استحباب پر محمول کرنے کے قرینے بھی موجود ہیں جنہیں جمہور کی طرف سے امام شوکانی نے نیل الأوطار میں بالتفصیل نقل کیا ہے۔(۱۱۱)

وہی قرینے وتر کے بارے میں وارد ہونے والے لفظ واجب کو سنت کی طرف پھیرنے کے بھی موجود ہیں۔

---

(۱۰۷)۔الحدیث صححه الالبانی دون ھذہ الکلمات انظر الارواء ۱۵۶/۲

(۱۰۸)۔بزار بحوالہ النیل ۳۰/۳/۲ (۱۰۹)۔بحوالہ النیل ۲۳۴/۱/۱ ۲۳۴/۲/۳/۱

(۱۱۰)۔النیل ۲۳۱/۱/۱ (۱۱۱)۔نیل الاوطار ۲۳۱/۱/۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿بعینہ الوتر حق﴾ والی حدیث کا معاملہ ہے کہ اسے بھی وتر کے واجب ہونے کی دلیل کہا گیا ہے جبکہ غسل جمعہ کے بارے میں بھی یہ لفظ صحیح بخاری و مسلم میں موجود ہے ارشاد نبویؐ ہے۔

﴿حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعة ایام یوماً﴾(۱۱۲) ہر مسلمان پر سات دنوں میں ایک دن (یوم جمعہ) کا غسل حق ہے۔

امام بغویؒ نے شرح السنہ میں حدیث ''الوتر حق'' نقل کر کے حق کے معنی کی وضاحت کی ہے کہ عام علماء کے نزدیک اس سے مراد تاکید اور ترغیب ہے۔(۱۱۳)

اسی طرح ہی حدیث میں بعض دیگر روایات ہیں جو بظاہر تو وتر کے وجوب کا پتہ دیتی ہیں مگر ہر کسی کے ساتھ قرینہ صارفہ عن الوجوب موجود ہونے کی وجہ سے باقی تینوں آئمہ اور جمہور علماء و فقہاء نے نماز وتر کو سنت مؤکدہ ہی قرار دیا ہے اور جمہور کے دلائل کی قوت کے پیش نظر ہی خود امام صاحب کے دونوں شاگردان خاص امام ابو یوسف اور امام محمد بھی وتر کے سنت مؤکدہ ہونے کے ہی قائل ہیں جیسا فتح الباری شرح صحیح بخاری میں شیخ ابو حامد کے حوالہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے نقل کیا ہے۔(۱۱۴)

صاحبین کا یہی مسلک خود احناف کی اپنی معتبر کتاب ہدایہ میں بھی منقول ہے۔(۱۱۵)

غیر واجب کہنے والے اور انکے دلائل: آئمہ ثلاثہ اور جمہور علماء و فقہاء کے نزدیک وتر واجب نہیں بلکہ سنت ہے کیونکہ ایک تو وجوب پر دلالت کرنے والی اکثر احادیث سند کے لحاظ سے ضعیف ہیں۔(۱۱۶)

بعض سے مطلوب ثابت نہیں ہوتا جبکہ کتنی ہی دیگر احادیث عدم وجوب پر دلالت کرتی ہیں جن میں سے بعض فضائل وتر کے ضمن میں بھی گزری ہیں مثلاً یہ کہ وتر تمہاری فرض نمازوں کی طرح حتمی نہیں بلکہ یہ تمہارے نبی کی سنت ہے اور ایک حدیث میں قربانی نماز وتر اور فجر کی سنتوں کو آپؐ نے تطوع قرار دیا ہے۔(۱۱۷)

(۱۱۲)۔ متفق علیہ النیل ۱/۱/۲۳۴ (۱۱۳)۔ شرح السنہ ۱۰۳/۴ (۱۱۴)۔ الفتح ۴۸۹/۲ دار الافتاء

(۱۱۵)۔ بحوالہ فقہ السنہ اردو ۱/۸/۲۷۷ محمد عاصم (۱۱۶)۔ نقلہ الشوکانی عن العراقی النیل ۳۱/۳/۲

(۱۱۷)۔ وقد مر تخریجھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتروں کے عدم وجوب پر ہی صحاح ستہ اور تقریباً تمام ہی کتب حدیث میں حضرت عبداللہؓ کی مروی وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جسمیں ہے۔

﴿إن رسول اللهﷺ أوتر علىٰ بعيره.﴾(۱۱۸)

بخاری شریف کے الفاظ ہیں۔

﴿يوتر علىٰ راحلته﴾ کہ آپؐ اپنی سواری پر وتر پڑھ کرتے تھے

آپؐ سے تطوع کے سوا کوئی فریضہ سواری پر ادا کرنا ثابت نہیں۔

اسی طرح بخاری و مسلم میں ہے کہ آپؐ نے ایک اعرابی کو شب و روز میں پانچ نمازیں فرض ہونے کا بتایا تو اس نے پوچھا کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز (واجب) ہے تو آپؐ نے فرمایا۔

﴿لا الا ان تطوع﴾(۱۱۹) نہیں۔ سوائے اسکے کہ تو تطوع (یعنی سنت ونفل) پڑھے

ابو داؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی اور مؤطا امام مالک و مسند احمد میں حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث میں واضح صراحت موجود ہے کہ وتر واجب (۱۲۰) نہیں بلکہ تطوع و سنت مؤکدہ ہیں۔

اس مقام پر یہ بات ذہن نشین رہے کہ احناف کے نزدیک فرض اور واجب دو الگ الگ چیزیں ہیں واجب کا درجہ فرضوں سے کم اور سنت مؤکدہ سے زیادہ ہے جبکہ دوسروں کے یہاں فرض و واجب ہم معنی لفظ ہیں اور انکے مابین کوئی فرق نہیں۔ اور مذکورہ فرق کو ثابت کرنا محتاج دلیل ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر نے یہ کہہ کر اشادہ کیا ہے۔

﴿وهذا يتوقف علىٰ ان ابن عمر كان يفرق بين الفرض والواجب﴾(۱۲۱) یہ معاملہ اس بات پر موقوف ہے کہ کیا حضرت ابن عمرؓ فرض اور واجب کے مابین فرق کیا کرتے تھے؟

نماز وتر کا وقت: نماز وتر کا وقت کونسا ہے؟ اس سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ کے متعدد ارشادات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اسکے وقت میں کافی وسعت ہے جو نماز عشاء سے طلوع فجر

(۱۱۸)۔ بخاری مع الفتح ۲/۴۸۹' المحلی ۲/۳/۲۹ (۱۱۹)۔ شرح السنہ و تخریجہ ۴/۱۰۲

(۱۲۰)۔ حوالہ بالاص ۱۰۴۔۱۰۵ (۱۲۱)۔ فتح الباری ۲/۴۸۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک ہے جیسا کہ ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دار قطنی' بیہقی اور مستدرک حاکم وغیرہ میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز وتر کی فضیلت بیان فرمائی اور اسکے وقت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

﴿فصلو ھافیما بین العشاء إلیٰ طلوع الفجر﴾(۱۲۲) کہ اسے نماز عشاء اور طلوع فجر کے مابین پڑھو

اس نماز کے وقت میں وسعت کا اندازہ صحیح بخاری و مسلم اور ترمذی وغیرہ میں حضرت عائشہ کی اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے جسمیں وہ حضرت مسروق کے پوچھنے پر بتاتی ہیں۔

﴿من کل اللیل قد اوتر اوله واوسطه وآخره﴾ نبی ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں نماز وتر ادا فرمائی ابتدائی حصہ میں بھی وسط شب میں بھی اور رات کے آخری حصہ میں بھی

اور آخر میں وہ فرماتے ہیں۔

﴿فانتھی وترہ حین مات فی السحر﴾(۱۲۳) اور آپؐ نے جن دنوں وفات پائی اس وقت تک آپؐ سحری کے موقع پر وتر کو پڑھنا اختیار فرما چکے تھے

نماز وتر کے وقت اداء کی انتہاء کا ذکر کرتے ہوئے صحیح مسلم ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ میں ارشاد نبویؐ ہے۔

﴿اوتر وا قبل ان تصبحوا(۱۲۴)﴾ صبح ہونے سے پہلے پہلے نماز وتر پڑھ لو۔

افضل تو یہی ہے کہ وتر کی نماز رات کے آخری حصہ میں طلوع فجر کے قریب پڑھی جائے لیکن جس شخص کو اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں نہیں اٹھ سکے گا۔ اسکے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ نماز عشاء کے بعد رات کے شروع حصہ میں ہی وتر پڑھ لے کیونکہ صحیح مسلم' ترمذی' ابن ماجہ اور مسند احمد میں ارشاد نبویؐ ہے۔

(۱۲۲)۔ انظر تخریجه فی الارواء ۲/۵۷۔۱۵۶

(۱۲۳)۔ صحیح بخاری صحیح مسلم سنن ترمذی

(۱۲۴)۔ ارواء الغلیل ۲/۱۵۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿من خاف الایقوم آخر اللیل فلیو تراوله ومن طمع ان یقوم آخره فلیو تر آخره﴾

تم میں سے جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں نہیں جاگ سکے گا تو اسے چاہئے کہ وہ رات کے پہلے حصہ میں ہی وتر پڑھ لے اور جسے آخر رات کے قیام کا شوق و طمع ہو اسے چاہیئے کہ وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے۔

آگے آپؐ نے رات کے آخری حصہ یعنی سحری کے قیام و تہجد کی فضیلت و خصوصیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

﴿فان صلوٰة اللیل مشهوده وذلك افضل﴾(۱۲۵)

بیشک رات کے آخری حصہ کی نماز میں فرشتے آتے ہیں اور یہی افضل ہے

البتہ آخر رات کو نہ اٹھ سکنے کے خدشہ سے محفوظ رہنے کیلئے ہی نبی اکرم ﷺ نے سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی وصیت فرمائی ہے جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔

﴿اوصانی خلیلی بثلاث صیام ثلاث ایام من کل شهر﴾

میرے خلیل (نبی ﷺ) نے مجھے خاص طور پر تین باتوں کی وصیت فرمائی ہر مہینے کے تین روزے رکھنا۔

یاد رہے کہ یہ تین روزے چاند کی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے ہیں جنہیں "ایام بیض" کے روزے کہا گیا ہے اور دوسری وصیت ہے۔

ورکعتی الضحیٰ

صلوٰة الضحیٰ یعنی چاشت کی دو رکعتیں تیسری وصیت تھی۔

﴿وأن اوتر قبل ان انام﴾ (۱۲۶)

یہ کہ سونے سے پہلے میں وتر پڑھ لیا کروں

(۱۲۵)۔ مختصر مسلم ص۱۰۸ الفتح الربانی ۲۸۷/۴

(۱۲۶)۔ بخاری فی صیام البیض وصلوٰة الضحیٰ و مسلم فی صلوٰة الضحیٰ کتاب صلوٰة المسافرین و شرح السنہ بغوی ۹۰/۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقض وتر: اگر کوئی شخص رات کے آخری حصہ میں نہ اٹھ سکنے کے خدشہ سے وتر پڑھ کر سوئے مگر تہجد کے وقت پھر سے جاگ گیا۔ وہ اب کیا کرے؟ کیا دو دو کر کے صرف نوافل ہی پڑھتا رہے یا پھر ایک رکعت پڑھ کر رات کے پڑھے ہوئے وتر کو توڑ کر شفع یا جفت بنالے اور آخر میں پھر سے وتر پڑھے؟ اس سلسلہ میں صحابہ کرامؓ میں دونوں طرف لوگ تھے۔

حضرت عمر عثمان علی ابن مسعود ابن عمر ابو ہریرہ اسامہ اور سعد بن مالکؓ اس بات کے قائل ہیں کہ وتر اول کو توڑ لے۔ امام اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ اس مسلک والوں کے پاس اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ پہلے وتر توڑنے سے واقعی ٹوٹ جائیں گے اور ایک عرصہ کے بعد کی پڑھی ہوئی ایک رکعت پہلے کے پڑھے ہوئے وتروں کے ساتھ جا کر جڑ جائے گی۔

سیدھی سی بات ہے کہ اگر اٹھ ہی جائے تو پھر دو دو کر کے رکعتیں پڑھتا رہے اور اسکا ثبوت بھی خود نبی ﷺ سے ملتا ہے کہ آپؐ نے وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

عدم نقض: جبکہ صحابہ کی دوسری ایک جماعت اس بات کی قائل رہی ہے کہ پہلے پڑھے ہوئے وتروں کو توڑا نہ جائے اور پچھلی رات اٹھ جانے پر دو دو رکعتیں کر کے ہی پڑھتا رہے۔ ان میں سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ انکے والد خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمارؓ وغیرہ صحابہؓ ہیں۔

قائلین نقض: جس جماعت کا خیال ہے کہ ایک رکعت پڑھ کر رات کی نماز وتر کو شفع یعنی جفت کر لے اور آخر میں وتر پڑھے تاکہ رات کی آخری نماز وتر ہو جائے اور جفت بنالینے کی شکل میں ایک رات میں دو دفعہ وتر پڑھنے کی نوبت نہ آئے۔ ان کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں سے ایک تو ابوداؤد ترمذی اور نسائی میں ہے جسمیں نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔

﴿لا وتران في ليلة﴾ (۱۲۷) ﴿ایک رات میں دو وتر نہیں﴾

دوسری حدیث صحیح بخاری وغیرہ میں ہے جسمیں ارشاد نبویؐ ہے

﴿اجعلوا آخر صلاتكم بالليل وترا﴾ (۱۲۸) رات کی اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ

(۱۲۷)۔ شرح السنہ ۴/۹۳۔۹۴ و تحقیقہ صححہ مقفوہ و حسنہ الحافظ فی الفتح ۲/۴۸۱ دار الفتاء

(۱۲۸)۔ بخاری مع الفتح ۲/۴۸۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں حدیثوں سے وجہ استدلال یہ ہے کہ وتر کو رات کی آخری نماز بنانے کا حکم نبی علیہ ﷺ نے دیا ہے اور رات کو وتر پڑھ کر سونے والا جب سحری کو اٹھ جائے تو اس حدیث کی رو سے وہ نفل نہیں پڑھ سکتا اور اگر نفل پڑھنے لگے اور آخر میں پھر وتر پڑھے تو پہلی حدیث کے خلاف جاتا ہے کہ اس نے ایک رات میں دو دفعہ وتر پڑھنے لئے لہذا ان کے نزدیک ایسے شخص کو پہلے پڑھے ہوئے وتر توڑ دینے چاہیں۔

قائلین عدم نقض: جبکہ صحابہ کی دوسری جماعت جو اس بات کی قائل ہے کہ ایسا شخص صرف نفل ہی پڑھتا رہے اسے دوبارہ وتر پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ صحابہ کی اس جماعت کا مذہب ہی راجح ہے کیونکہ اکثر اہل علم اسی کے قائل ہیں چاروں آئمہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ سفیان ثوری اور ابن المبارک بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذی نے اسے اختیار کیا ہے۔ ابن قدامہ نے المغنی میں اسے ہی راجح قرار دیا ہے اور علامہ مبارکپوری نے تحفۃ الاحوذی میں اسی کو مذہب مختار قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

﴿ولم اجد حديثاً مرفوعاً صحيحاً يدل علىٰ ثبوت نقض الوتر.﴾(۱۲۹)	مجھے ایسی کوئی مرفوع و صحیح حدیث نہیں ملی جو وتروں کو توڑ کر جفت بنانے کے ثبوت پر دلالت کرتی ہو۔

نقض الوتر کے قائلین کو عدم نقض کے قائلین کی طرف سے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں جن میں سے ہی ایک یہ بھی ہے کہ خود نبی اکرم ﷺ سے وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نماز وتر پڑھ چکنے کے آپ ؐ نے بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں۔(۱۳۰)

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ بیان جواز کیلئے پڑھی تھیں اور ایک یا چند مرتبہ ایسا کیا ورنہ آپؐ ان کی پابندی نہیں کرتے تھے۔(۱۳۱)

(۱۲۹)۔التحفہ ۲/۵۷۶ مدنی (۱۳۰)۔مسلم مسند احمد ترمذی، ابوداؤد، نسائی وغیرہ حوالہ التحفہ ۲/۵۷۷، فتح الباری ۴۸۰ والدارمی باسناد صحیح کمافی المشکاۃ ۱/۴۰۱۔

(۱۳۱)۔تفصیل کیلئے دیکھئے تحفۃ الاحوذی ۲/۵۷۷-۵۷۸ مدنی نصب ۲/۱۳۷، زادالمعاد ۱/۳۳۳ محقق، نیل الاوطار ۲/۳/۳۸ سبل السلام صفۃ صلاۃ النبی ﷺ الصحیحہ حدیث: ۱۹۹۳ کمافی الصفۃ انظر مشکاۃ الالبانی ۱/۴۰۰-۴۰۱ محلی ابن حزم تحقیق تحقیق احمد شاکر ۲/۳/۴۹، ۵۰ بیروت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا جواب دیا گیا ہے کہ وتر کو رات کی آخری نماز بنانے والے ارشاد سے وجوب ثابت نہیں ہوتا بلکہ استحباب وندب کا پتہ چلتا ہے کیونکہ جب رات کی نماز (تہجد) ہی فرض و واجب نہیں تو اس حدیث سے وتر کو آخری نماز بنانا واجب کیسے ثابت ہو سکتا ہے لہٰذا جو شخص رات کے آخری حصہ میں اٹھ جائے وہ دوبارہ وتر پڑھے بغیر نوافل پڑھ سکتا ہے۔(۱۳۲)

قضاء وتر: اب رہی یہ بات کہ اگر کسی نے نماز وتر اس نیت سے چھوڑ دی کہ رات کے آخری حصہ میں تہجد پڑھوں گا اور آخر میں وتر ادا کرلوں گے مگر وہ اٹھ نہ سکا وتر قضاء ہو گئے تو وہ کب پڑھے؟

اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ تطوع یعنی سنن ونوافل اور وتر قضاء ہو جائیں تو انہیں پڑھا جائے گا یا نہیں اسمیں اہل علم کی پانچ آراء امام شوکانی نے ذکر کی ہیں۔(۱۳۳)

راجح قول یہ ہے کہ ان کی قضاء بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ فجر کی دو سنتوں اور ظہر کی پہلی اور پچھلی سنتوں کی قضاء والی احادیث شاھد ہیں۔(۱۳۴)

لہٰذا سوئے رہنے یا بھول جانے کی شکل میں وتروں کا وقت بتاتے ہوئے ابوداؤد ترمذی مسند احمد اور مستدرک حاکم وغیرہ میں ارشاد نبویؐ ہے۔

﴿من نام عن الوتر اونسیه فلیصل اذا اصبح اوذکره﴾(۱۳۵)

جو شخص وتر سے سویا رہ جائے یا بھول جائے تو وہ انہیں صبح کے وقت یا پھر جب یاد آجائے پڑھ لے۔

نماز وتر کی رکعتوں کے بارے میں عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ ان کی تعداد تین ہے اور یہی زیادہ تر معمول ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے قول و عمل سے صحیح

(۱۳۲)۔تفصیل کیلئے شرح السنہ ۹۳/۴۔۹۵' تحفہ الاحوذی ۵۷۳/۲۔۵۷۷ فتح الباری ۸۰/۴۔۸۱/۲' نیل الاوطار ۴۵/۳/۲۔۴۷ المغنی ۱۶۳/۲' عون المعبود ۳۱۴/۴۔۳۱۵

(۱۳۳)۔النیل ۲۶/۳/۲ (۱۳۴)۔النیل ۲۶/۳/۲ زادالمعادو تحقیقه ۳۰۹/۱' الضعیفه ۳۵۲/۲' الارواء ۱۸۸/۲' ۲۹۴/۱' محلی ابن حزم ۲۹۴/۲/۱' ۲/۳/۲۔۶' نصب الرایة ۶۰/۲۔۱۵۷

(۱۳۵)۔ترمذی مع التحفه ۵۶۸/۲ تحفه ۵۶۸/۲۔۵۷۰ مدنی المشکاة ۳۹۷/۱۔۳۹۹۔الارواء ۱۵۳/۲' نیل الاوطار ۴۷/۳/۲۔۴۸ بذل المجهود ۳۲/۷/۴ طبع ثالث بیروت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث میں انکی تعداد صرف تین ہی نہیں بلکہ آپؐ سے صرف ایک بھی وتر' تین' پانچ' سات اور نو رکعتیں بھی ثابت ہیں اوراس سے زیادہ کا پتہ بھی چلتا ہے۔

ایک رکعت وتر کی مشروعیت: صرف ایک رکعت کے بارے میں صحیح بخاری ومسلم اور سنن اربعہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ رات کی نماز (تہجد) کیسے ہے؟

تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ فاذاخفت الصبح فاوتر بواحدہ﴾(۱۳۶) رات کی نماز دو دو رکعتیں کر کے ہے اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لو۔

اسی طرح ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ میں ارشاد نبویؐ ہے کہ وتر ہر مسلمان پر حق (ثابت) ہے جو شخص پانچ رکعتیں پڑھنا چاہے وہ پانچ پڑھ لے جو شخص تین وتر پڑھنا پسند کرے وہ تین پڑھ لے۔

﴿ومن أحب أن یوتر بواحدہ فلیفعل﴾(۱۳۷) جو شخص صرف ایک ہی وتر پڑھنا چاہے تو وہ ایک ہی پڑھ لے۔

ایسے ہی صحیح مسلم اور مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

﴿الوتر رکعة میں آخر اللیل.﴾(۱۳۸) وتر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے صحیح بخاری ومسلم وغیرہ میں مذکوران ارشادات کے علاوہ کئی صحابہؓ کے آثار سے بھی وتر کی رکعت کا ثبوت ملتا ہے مثلاً صحیح بخاری شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہؓ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک رکعت وتر پڑھا؟ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔

(۱۳۶)۔رواہ الجماعہ'النیل ۲/۳/۳۱' مشکاۃ ۱/۳۹۴

(۱۳۷)۔مشکاۃ وصححہ ۱/۳۹۶' نیل الاوطار ۲/۳/۲۹۔۳۰

(۱۳۸)۔نیل الاوطار ۲/۳/۳۳'تحفۃ الاحوذی ۲/۵۵۶مدنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اصاب فانه فقیه﴾ ان کا عمل مبنی بر صواب و صحیح ہے اور بلاشبہ وہ فقیہہ شخص ہیں۔

بخاری شریف میں ہی ایک روایت میں ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ امیر معاویہؓ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھی اس وقت انکے پاس حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک شخص موجود تھا۔ وہ ابن عباسؓ کے پاس آئے اور انہیں (ایک رکعت وتر پڑھنے کی) خبر دی تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔

﴿دعه 'فانه قدصحب النبی ﷺ﴾(۱۳۹) انکے اس فعل کو (شک کی نظر سے دیکھنا) چھوڑیں کیونکہ وہ تو نبی ﷺ کے شرف صحابیت سے سرفراز ہیں۔

اسی طرح حسن سند کے ساتھ دار قطنی طحاوی میں حضرت عثمان غنیؓ کا ایک وتر پڑھنا اور طحاوی میں حسن سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا ایک وتر پڑھنا اور قیام اللیل مروزی میں حضرت علیؓ کا ایک وتر پڑھنا۔ اسی طرح حضرت معاذ بن جبل ابودرداء 'فضالہ بن عبید اور ابی بن کعبؓ کا ایک وتر پڑھنا ثابت ہے۔ (۱۴۰)

امام شوکانی نے لکھا ہے کہ جمہور علماء امت کے نزدیک ایک رکعت وتر مشروع ہے اور علامہ عراقی سے نقل کرتے ہوئے کثیر صحابہ کے نام ذکر کیے ہیں جو ایک رکعت وتر پڑھا کرتے تھے ان میں چاروں خلفاء راشدین کے علاوہ پندرہ نام اور بھی ہیں۔ اسی طرح تابعین میں سے حسن بصری 'ابن سیرین اور عطاء وغیرہم اور آئمہ میں سے امام احمد' مالک 'شافعی 'اوزاعی 'اسحاق بن راہویہ 'ابوثور' داؤد اور ابن حزم سب ایک رکعت کی مشروعیت کے قائل ہیں۔ (۱۴۱)

یہاں ایک اور بات کی وضاحت بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ صحیح بخاری و مسلم اور سنن میں مذکور ارشاد نبویؐ ہے۔

﴿فاذاخفت الصبح فاوتر بواحدہ﴾(۱۴۲) جب صبح ہو جانے سے ڈر جاؤ تو وتر کی ایک رکعت پڑھ لو۔

---

(۱۳۹)۔ مشکاۃ ۳۹۹/۱ محقق (۱۴۰)۔ راجع للتفصیل التحفہ مدنی

(۱۴۱)۔ تحفۃ الاحوذی ۵۵/۲۔۵۵۷۔۵۵۸ (۱۴۲)۔ سبق التخریج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا پھر

﴿فاذا خشي احدكم الصبح صلى ركعة واحدة توتر له ما قد صلى﴾ (۱۴۳)

اگر کوئی صبح ہو جانے کا خدشہ محسوس کرے تو ایک رکعت پڑھ لے وہ پہلی پڑھی رکعتوں کو وتر بنادے گی۔

جس سے محسوس ہوتا ہے کہ آپؐ نے ایک رکعت وتر کی اجازت صرف اس شکل میں دی ہے جبکہ صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو ورنہ نہیں۔اس سلسلہ میں عرض ہے کہ "اندیشے کی قید" والی حدیث میں پائے جانے والے اس اشکال یا اعتراض کا حل خود بخاری شریف کی ہی ایک اگلی حدیث میں مذکور ہے جسمیں ارشادہ نبویؐ کے الفاظ ہیں۔

﴿فاذا أردت ان تنصرف فاركع ركعة﴾ (۱۴۴)

جب تو نماز سے پھرنا چاہے (یعنی نماز کو ختم کرنا چاہے) تو ایک رکعت وتر پڑھ لو۔

اس حدیث کے الفاظ نے ایک رکعت وتر کی مشروعیت میں اندیشے کی قید یا شرط کا ازالہ کر دیا اور واضح کر دیا کہ نمازی اپنی نماز کو مکمل کر کے جب بھی اپنی جگہ سے پھرنا چاہے تو ایک رکعت وتر پڑھ سکتا ہے۔(۱۴۵)

تین رکعات: اب آیئے تین رکعت نماز وتر کے دلائل دیکھیں۔چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہؓ جس حدیث میں نبی ﷺ کے قیام اللیل کی رکعتوں کے حسن طول کا ذکر کرتی ہیں اسی حدیث میں ہے

﴿ثم يصلي ثلاثاً﴾ (۱۴۶)

پھر آپؐ تین رکعات (وتر) پڑھتے تھے۔

اسی طرح صحیح مسلم' ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ میں حضرت ابن عباسؓ نبی ﷺ کے قیام اللیل کے ذکر میں فرماتے ہیں۔

﴿ثم اوتر بثلاث﴾ (۱۴۷)

پھر آپؐ نے تین وتر پڑھے تھے۔

(۱۴۳)۔بخاری مع الفتح (۱۴۴)۔بخاری مع الفتح ۲/۴۷۸

(۱۴۵)۔ایک رکعت وتر پر بتیراء ہونے کا اعتراض اور اس کا علمی رد نیل الاوطار ۲/۳/۳۲۔ ۳۳ طبع بیروت محلی ابن حزم ۲/۳/۵۴ طبع بیروت بتحقیق احمد شاکر میں دیکھیں

(۱۴۶)۔بخاری مع الفتح ۳/۳۳' تحفۃ الاحوذی ۲/۵۴۹' النیل ۲/۳/۳۵ (۱۴۷)۔تحفۃ الاحوذی ۲/۵۴۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ میں حضرت ابوایوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿ومن أحب ان یوتر بثلاث فلیفعل.﴾(۱۴۸) اور جو شخص تین وتر پڑھنا چاہے وہ تین پڑھ لے۔

پانچ رکعات: نبی اکرم ﷺ سے وتروں کی پانچ رکعتیں بھی ثابت ہیں جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے۔

﴿کان رسول اللهﷺ یصلی من اللیل ثلاث عشرہ رکعت یوتر من ذلك بخمس ولا یجلس فی شئی منهن الافي آخرهن.﴾(۱۴۹) نبی اکرم ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان میں سے پانچ وتر ہوتے۔ اور آپؐ ان (پانچ وتروں) کے مابین نہیں بیٹھتے تھے بلکہ صرف آخر میں ایک ہی تشہد بیٹھتے تھے۔

سات رکعات: بعض احادیث میں وتر کی پانچ رکعتوں کے علاوہ سات رکعتوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ابوداؤد' نسائی' اور ابن ماجہ میں حضرت ابوایوب انصاریؓ سے مروی حدیث میں تو پانچ تین اور ایک رکعت کا ذکر ہے۔(۱۵۰)

جبکہ نسائی و ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ سے مروی ہے۔

﴿کان رسول اللهﷺ یوتر بسبع وخمس الایفصل بینهنَّ بسلام ولا کلام﴾ (۱۵۱) نبی ﷺ کبھی سات اور کبھی پانچ وتر بھی پڑھتے تھے اور ان سب کے درمیان میں سلام اور کلام سے فصل نہیں کرتے تھے۔

یعنی پانچوں یا ساتوں رکعتیں ایک ہی سلام سے پڑھتے تھے۔ وتر کی پانچ اور سات

(۱۴۸)۔ مشکاۃ ۳۹۶/۱' وصحیح اللیل ۲/۳/۲۹۔۳۰ شرح السنہ ۷۷/۴۔۷۸' مشکاۃ ۳۹۴/۱

(۱۴۹)۔ نیل الاوطار ۳۶/۳/۲'

(۱۵۰)۔ مشکاۃ ۳۹۶/۱' وصحیح' نیل الاوطار ۲۹/۳/۲

(۱۵۱)۔ نیل الاوطار ۳۶/۳/۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکعتوں کی مشروعیت کا پتہ دینے والی اور بھی کئی احادیث ہیں۔(۱۵۲)

نو رکعات: صحیح مسلم وابوداؤد' نسائی اور مسند احمد میں حضرت عائشہ صدیقہؓ اور بعض دیگر صحابہ سے ایسی روایات بھی مذکور ہیں جن سے نو وتروں کی مشروعیت کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے لئے پانی اور مسواک تیار کر کے رکھتے اور آپ کو جب اللہ چاہتا نیند سے بیدار کر دیتا تب آپؐ مسواک کر کے وضوء کرتے۔

﴿ویصلی تسع رکعات لایجلس فیھا الافی الثامنة﴾ اور آپؐ نو رکعتیں اسطرح پڑھتے کہ انکے مابین صرف آٹھویں رکعت کے بعد تشہد کیلئے بیٹھتے

اس قعدہ میں آپؐ ذکر الٰہی اور تمہید بیان کرتے اور اس سے دعا کرتے پھر سلام پھیرے بغیر ہی (نویں رکعت کیلئے) کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت پڑھ کر آپ قعدہ ثانیہ تشہد اخیر کیلئے بیٹھتے۔ اس قعدہ میں پھر آپؐ ذکر الٰہی و تمہید باری کے علاوہ دعا کرتے پھر آپؐ (کچھ آواز کے ساتھ اسطرح) سلام پھیرتے کہ ہمیں سلام سنادیتے تھے اسی حدیث میں آگے یہ بھی مذکور ہے کہ جب پھر آپؐ عمر رسیدہ ہوگئے اور گوشت کچھ بڑھ گیا تو پھر آپؐ سات وتر پڑھتے تھے۔(۱۵۳)

گیارہ رکعات وتر: ترمذی شریف میں امام ترمذیؒ لکھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے وتروں کی تیرہ گیارہ' نو' سات' پانچ' تین اور ایک رکعت مروی ہیں۔(۱۵۴)

الغرض جو صاحب جتنی رکعتیں پڑھنا چاہے اسے اختیار ہے۔ بخاری و مسلم کی صحیح احادیث میں مذکور ہے کہ آپؐ عموماً گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے تیرہ رکعتوں والی حدیث کے بارے میں حافظ ابن حجر وغیرہ شارحین نے لکھا ہے کہ ان میں دو رکعتیں وہ ہیں جن سے آپؐ قیام اللیل کا افتتاح فرمایا کرتے تھے یا پھر عشاء کی دو سنتیں ہیں کیونکہ وہ بھی آپ گھر جا کر ہی پڑھا کرتے تھے۔(۱۵۵)

---

(۱۵۲)۔ انظر النیل ۲/۳/۲۷۔ (۱۵۳)۔ النیل ۲/۳/۲۷ شرح السنہ ۴/۸۰' الفتح الربانی ۴/۹۸ ۔۲۹۷ (۱۵۴)۔ الترمذی مع التحفہ ۲/۵۴۵ مدنی مستدرک حاکم ۱/۳۰۶ وقال: واصحبا وترہ (ص) برکعة واحدہ نظر قیام اللیل للمروزی ص۸۸' فتح الباری ۲/۸۰ ۔۳۰۲ (۱۵۵)۔ فتح الباری ۲/۴۸۴' الفتح الربانی ۴/۲۹۹' ۴/۲۷۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتروں (اور تہجد) کی ادائیگی کا طریقہ: علامہ ابن حزمؒ نے اپنی شہرہ آفاق تحقیقی کتاب "المحلی" میں لکھا ہے کہ وترو تہجد کی ادائیگی کی تیرہ مختلف شکلیں ہیں اور ان میں سے جسطرح بھی کوئی پڑھ لے جائز ہے اور لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک سب سے افضل شکل یہ ہے۔

ا۔ پہلا طریقہ: ہم پہلے دو دو کر کے بارہ رکعتیں پڑھیں اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیں اور آخر میں ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر لیں۔ جیسا کہ بخاری و مسلم اور ابوداؤد وغیرہ میں مذکور حدیث ابن عمرؓ اور حدیث عائشہؓ میں ہے۔(۱۵۶)

۲۔ دوسرا طریقہ: پہلے آٹھ رکعتیں اسطرح پڑھے کہ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے پھر ایک ہی تشہد اور ایک ہی سلام سے مسلسل پانچ رکعتیں پڑھے جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں مذکور ہے۔(۱۵۷)

۳۔ تیسرا طریقہ: دس رکعتیں دو دو کر کے پڑھے اور ہر دو کے بعد سلام پھر دے اور پھر ایک رکعت پڑھ لے جیسا کہ بخاری و مسلم 'ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ میں حضرت عائشہؓ سے ہی مروی ہے۔(۱۵۸)

۴۔ چوتھا طریقہ: پہلے آٹھ رکعتیں پڑھے اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے پھر ایک وتر پڑھ لے جیسا کہ صحاح ستہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے۔(۱۵۹)

۵۔ پانچواں طریقہ: آٹھ رکعتیں اسطرح پڑھے کہ ان کے درمیان میں تشہد کیلئے نہ بیٹھے اور آٹھ رکعتیں مکمل کر کے تشہد اول یا قعدہ اولیٰ کرے مگر سلام نہ پھیرے بلکہ تشہد اول پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور نویں رکعت مکمل کرے پھر بیٹھ کر تشہد درود و سلام اور دعاء کے بعد سلام پھیر دے۔ جیسا کہ صحیح مسلم 'ابوداؤد' نسائی اور مسند احمد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔(۱۶۰)

۶۔ چھٹا طریقہ: چھ رکعتیں پڑھے جن میں ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر لے اور پھر ایک رکعت پڑھ لے جیسا کہ صحاح ستہ میں حضرت ابن عمرؓ کی حدیث سے پتہ چلتا ہے۔(۱۶۱)

---

(۱۵۶)۔ المحلی ۲/ ۳/ ۴۲ 'النیل ۲/ ۳/ ۳۱

(۱۵۷)۔ المحلی ۲/ ۳/ ۴۲ 'النیل ۲/ ۳/ ۳۶ ' شرح السنۃ ۴/ ۷۷۔۷۸

(۱۵۸)۔ المحلی ص ۴۳ والنیل ص ۳۴

(۱۵۹)۔ المحلی ایضاً والنیل ص ۳۱ وشرح السنۃ ۴/ ۸۵ عن عائشۃ

(۱۶۰)۔ المحلی ص ۴۴ النیل ص ۳۷ شرح السنۃ ۴/ ۸۰

(۱۶۱)۔ المحلی ص ۴۵ النیل ص ۳۱ شرح السنۃ ۴/ ۷۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ ساتواں طریقہ: سات رکعتیں اسطرح ادا کرے کہ چھٹی رکعت مکمل کرنے سے پہلے تشہد نہ بیٹھے اور چھٹی کے مکمل کرنے پر تشہد اول کیلئے بیٹھے اور سلام پھیرے بغیر ہی ساتویں رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے اور اسے مکمل کر کے تشہد درود و سلام اور دعا کیلئے بیٹھے اور دعا سے فارغ ہو کر سلام پھیر دے جیسا کہ ابوداؤد نسائی شریف اور مسند احمد میں حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ہے۔(۱۶۲)

۸۔ آٹھوں طریقہ: سات رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان کے مابین تشہد کیلئے نہ بیٹھے اور جب ساتوں رکعتیں پڑھ لے تو پھر تشہد درود و سلام اور دعا کے بعد سلام پھیر دے جیسا کہ نسائی شریف میں حضرت عائشہ نے اسکا یہ طریقہ ذکر کیا ہے۔(۱۶۳)

۹ نواں طریقہ: چار رکعتیں پڑھے اور ان میں سے ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے اور پھر ایک رکعت وتر پڑھ لے جیسا صحاح ستہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی مروی حدیث سے پتہ چلتا ہے۔(۱۶۴)

۱۰۔ دسواں طریقہ: پانچ رکعتیں اسطرح پڑھے کہ انکے مابین کوئی قعدہ و تشہد نہ ہو اور پانچویں رکعت مکمل کر کے آخر میں تشہد درود و سلام اور دعاء کرے پھر سلام پھیر دے جیسا کہ بخاری و مسلم اور نسائی وغیرہ میں مذکور حدیث عائشہؓ سے معلوم ہوتا ہے۔(۱۶۵)

۱۱۔ ۱۲ گیارھواں اور بارھواں طریقہ: تین رکعتوں کے بارے میں ہے جو کہ کچھ تفصیل طلب ہے۔

۱۳۔ تیرھواں طریقہ: صرف ایک ہی رکعت پڑھ کر تشہد' درود و سلام اور دعاء کے بعد سلام پھیر لیں جیسا کہ صحیح مسلم اور مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی مشترکہ روایت میں ارشاد نبویؐ ہے۔

﴿الوتر رکعة من آخر اللیل﴾(۱۶۶) نماز وترات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے۔

(۱۶۲)۔المحلی ص۴۵' النیل ۳/۲/۳۷' شرح السنہ ۸۰/۴

(۱۶۳)۔المحلی ص۴۶۔۴۵' النیل ص ۳۸۔۳۷ (۱۶۴)۔المحلی ۴۶' النیل ص۳۱

(۱۶۵)۔المحلی ص۴۶' النیل ص۳۶' شرح السنہ ۷۸/۴

(۱۶۶)۔المحلی ص۴۸' النیل ص ۳۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ یہ تیرا شکلیں وتر و تہجد کی مشترکہ شکلیں ہیں اور یہی قیام اللیل وصلاۃ اللیل بھی کہلاتی ہیں اور تغلیباً انہیں ہی صلوۃ الوتر کہا جاتا ہے۔(۱۶۷)

تین وتر پڑھنے کے تین طریقے

۱۔ پہلا طریقہ: وتروں کی تین رکعتیں پڑھنے کے مختلف طریقے احادیث میں مذکور ہیں جن میں سے پہلا طریقہ یہ ہے کہ ان تین میں سے پہلے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر لیا جائے اور پھر ایک رکعت پڑھی جائے جسمیں دعائے قنوت ہو۔

ان عرب ممالک میں زیادہ تر یہی طریقہ رائج ہے جیسا کہ رمضان المبارک میں باجماعت نماز تراویح پڑھنے والوں پر مخفی نہیں۔ یہ طریقہ خود نبی اکرم ﷺ کے قول و عمل سے ثابت ہے۔ جیسا کہ بخاری و مسلم اور ترمذی وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کی نماز دو دو رکعتیں کر کے پڑھتے تھے اور (آخر میں) ایک رکعت وتر پڑھتے۔(۱۶۸)

اسی طرح بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیتے اور (آخر میں) ایک وتر پڑھتے ان احادیث سے تین وتروں کے مابین دو کے بعد سلام پھیر کر فصل کرنے کی دلیل لی گئی ہے جبکہ صحیح ابن حبان مسند احمد' صحیح ابن السکن اور طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے واضح طور پر مروی ہے۔

﴿کان رسول الله ﷺ یفصل بین الوترو الشفع بتسلیمة ویسمعناها.﴾

نبی ﷺ سلام پھیر کر دو اور ایک وتر میں فصل کیا کرتے تھے اور سلام کی آواز ہمیں سناتے تھے۔

(۱۶۹)

ابن ابی شیبہ میں بخاری و مسلم کی شرط پر پوری اترنے والی سند سے حضرت عائشہؓ کے الفاظ یوں ہیں۔

(۱۶۷)۔ شرح السنہ ۴/۷۹ (۱۶۸)۔ بحوالہ التحفہ ۲/۵۵۵

(۱۶۹)۔ بحوالہ التحفہ ایضاً ۲/۵۵۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ان النبی ﷺ کان یوتر برکعة یتکلم بین الرکعتین والرکعة.﴾(۱۷۰)

نبی علیہ السلام (رات کی نماز کو) ایک رکعت کے ساتھ وتر کرتے تھے اور دو رکعتیں اور ایک رکعت کے مابین کلام کر لیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی اسی طرح دو رکعتیں اور پھر ایک رکعت الگ الگ کر کے پڑھا کرتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری شریف اور مؤطا امام مالک میں حضرت نافعؒ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ۔

﴿کان یسلم بین الرکعة والرکعتین فی الوتر حتی یامر ببعض حاجه.﴾(۱۷۱)

وہ وتروں کی دو رکعتوں اور ایک رکعت کے مابین سلام پھیرا کرتے تھے حتی کہ اپنے کسی کام کا حکم دیں۔

اسی طرح ہی سنن سعید بن منصور اور معانی الآثار طحاوی میں بھی مذکور ہے اور امام طحاوی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی۔

﴿ان النبی ﷺ کان یفعله﴾(۱۷۲)

کہ نبی علیہ السلام ایسے ہی کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر و حضرت معاذ بن جبلؓ امام شافعی، امام مالک، امام احمد اور امام اسحاق بن راھویہ کا یہی مذہب ہے۔(۱۷۳)

۲۔ دوسرا و تیسرا طریقہ: تین وتر پڑھنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ان تینوں رکعتوں کے مابین سلام نہ پھیرے بلکہ انہیں ایک ہی سلام سے پڑھے۔ اور اسکے آگے پھر دو طریقے ہیں ایک یہ کہ ان تینوں رکعتوں کو ایک سلام اور ایک ہی تشہد سے پڑھے اور دوسرا یہ کہ ایک سلام مگر دو تشہد سے پڑھے۔

ایک ہی تشہد کے ساتھ پڑھنے کی دلیل مستدرک حاکم میں حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث ہے جسمیں ہے۔

---

(۱۷۰)۔ الارواء ۲/۱۵۰ ابن حبان حدیث ۶۷۸ من الموارد و قواہ الحافظ فی الفتح ۲/۴۸۲
(۱۷۱)۔ بخاری مع الفتح ۲/۴۷۷، الارواء ۲/۱۴۹ (۱۷۲)۔ فتح الباری ۲/۸۲ والنیل ۲/۳/۳۳ (۱۷۳)۔ المغنی ۲/۱۵۷، شرح السنہ ۴/۸۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿كان رسول الله ﷺ يوتر بثلاث لا يقعد الافي آخرهن.﴾(۱۷۴)

نبی ﷺ تین وتر اسطرح پڑھتے تھے کہ ان میں آخری رکعت کے سوا تشہد کیلئے نہیں بیٹھتے تھے۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ اور اہل مدینہ کا عمل اسی پر ہے اور حافظ ابن حجر کے بقول کئی سلف امت نے تین رکعتیں ایک تشہد سے پڑھی ہیں اور آگے متعدد روایات بھی نقل کی ہیں۔(۱۷۵)

صرف ایک تشہد سے تین وتر پڑھنے کے جواز کی تائید بخاری و مسلم کی ان احادیث سے بھی ہوتی ہے جن میں نبی ﷺ کے پانچ اور سات وتروں کو ایک ہی تشہد سے پڑھنے کا ذکر ہے۔(۱۷۶)

تین رکعتوں کو ایک سلام مگر دو تشہدوں سے ادا کرنے کی دلیل علامہ ابن حزم نے المحلی میں اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو کہ نسائی شریف، مستدرک حاکم اور بیہقی میں بھی ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔

﴿ان رسول الله ﷺ كان لا يسلم في ركعتي الوتر﴾

نبی ﷺ وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔

بظاہر تو یہ حدیث بھی ایک تشہد و سلام سے تین وتر پڑھنے والوں کی واضح دلیل ہے اس سے دو تشہدوں کا ثبوت کیسے مل گیا(۱۷۷)۔ واللہ اعلم

مستدرک کے الفاظ ہیں۔

﴿يوتر بثلاث لا يسلم الافي آخرهن.﴾(۱۷۸)

آپؐ تین وتر پڑھتے اور صرف انکے آخر میں ہی سلام پھیرتے۔

امام احمد نے فصل و وصل دونوں کو صحیح قرار دیا ہے مگر فصل کی احادیث کو اصح و اثبت

---

(۱۷۴)۔الفتح الربانی ۲۹۴/۴ فی الشرح المتحقہ ۵۵۴/۲ (۱۷۵)۔انظر فتح الباری ۴۸۱/۲

(۱۷۶)۔مشکاۃ ۳۹۴/۱ (۱۷۷)۔ للتفصیل المرعاۃ ۲۰۱/۳۔۲۰۲

(۱۷۸)۔شرح السنہ وخلاصۃ تحقیقہ ۸۳/۴۔۸۴، المحلی ۴۸/۳/۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واکثر کہاہے اور اسے ہی اختیار کیا ہے۔(۱۷۹)

امام شافعی کا بھی یہی مسلک ہے کہ دو رکعتوں اور تیسری میں تشہد و سلام سے فصل کرنا تینوں کو وصل سے پڑھنے کی نسبت افضل ہے۔(۱۸۰)

رکعات وتر میں قرائت: نماز وتر کی تینوں رکعتوں میں ہی سورہ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کی کوئی چھوٹی سورت یا کسی بڑی سورت کا کوئی حصہ پڑھنا ہوتا ہے اور اسکی پابندی تو کوئی نہیں کہ کون کون سی سورتیں یا کن سورتوں کا کونسا حصہ پڑھا جائے۔

البتہ نبی اکرم ﷺ سے ان رکعتوں میں بعض سورتوں کی قرائت ثابت ہے اگر ان پر عمل کیا جائے تو مسنون و مستحب اور زیادہ ثواب کا موجب ہے چنانچہ ابوداؤد 'نسائی ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت ابی بن کعبؓ سے ترمذی ودارمی میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے اور مستدرک حاکم میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتروں کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اعلیٰ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ دوسری رکعت میں سورہ کافرون۔﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔(۱۸۱)

دار قطنی 'طحاوی 'مستدرک حاکم کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ تیسری رکعت وتر میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کے ساتھ ہی ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ بھی پڑھا کرتے تھے۔(۱۸۲)

معوذتین کے اس اضافے پر بعض محدثین نے کلام کیا ہے لیکن امام حاکم نے اس اضافے والی حدیث کو نہ صرف صحیح کہا ہے بلکہ اسکو بخاری و مسلم کی شرط پر پوری اترنے والی قرار دیا ہے لہذا کبھی کبھی معوذتین کا تیسری رکعت میں اضافہ کرنا بھی جائز ہے۔(۱۸۳)

مسند احمد و نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نماز وتر کا سلام پھیرنے کے بعد آپؐ تین مرتبہ یہ ذکر فرمایا کرتے تھے۔

﴿سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ﴾(۱۸۴)

(۱۷۹)۔الفتح الربانی ۲۹۵/۴۔۳۰۳ 'زادالمعاد ۳۳۰/۱ (۱۸۰)۔للتفصیل المرعاۃ ۲۰۰/۳

(۱۸۱)۔شرح السنہ وتحقیقہ ۹۸/۴۔۹۹ نیل الاوطار ۴۲/۳/۲،الفتح الربانی ۳۰۵/۴

(۱۸۲)۔شرح السنہ ۹۹/۴(۱۸۳)۔للتفصیل التحفہ ۶۱/۲۔۵۶۰ 'صفۃ صلاۃ النبیؐ للالبانی

(۱۸۴)۔شرح السنہ ۹۸/۴'الفتح الربانی ۳۰۵/۴ 'النیل ۴۲/۳/۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد و نسائی میں یہ بھی مذکور ہے کہ تیسری مرتبہ یہ کلمات بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ مسند احمد میں اس ذکر کی یہ کیفیت بھی مذکور ہے کہ آپؐ آخری لفظ کو لمبا کھینچ کر پڑھتے ۔﴿الْقُدُّوْسُ﴾(۱۸۵)

دار قطنی میں ان الفاظ کے بعد یہ کہنا بھی ثابت ہے۔

﴿رب الملائكة والروح﴾(۱۸۶)

دعائے قنوت کا مقام و محل: اس سلسلہ میں دو طرح کی احادیث ملتی ہیں اور آئمہ وفقہاء بلکہ صحابہ کی بھی دو ہی جماعتیں ہیں۔

قبل از رکوع: ایک جماعت کا قول ہے کہ دعائے قنوت کا مقام سورہ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھ چکنے کے بعد اور رکوع جانے سے پہلے ہے جبکہ دوسروں کا کہنا ہے کہ رکوع سے فارغ ہو کر (سمع الله لمن حمده) مکمل دعا پڑھنے کے بعد دعائے قنوت کا مقام ہے۔ قبل از رکوع والوں کا استدلال متعدد احادیث و آثار سے ہے۔

احادیث

۱۔ نسائی و ابن ماجہ کی حدیث ہے جسمیں حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں۔

﴿ان النبی ﷺ كان يقنت قبل الركوع﴾(۱۸۷) نبی ﷺ رکوع جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

۲۔ وتر میں دعائے قنوت کے متعلق حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں۔

﴿علمني رسول الله ﷺ ان أقول اذا فرغت من قرائتي في الوتر.﴾(۱۸۸) مجھے نبی اکرم ﷺ نے دعائے قنوت سکھائی کہ میں وتر ادا کرتے وقت جب قرات سے فارغ ہو جاؤں تو اسے پڑھوں۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ کے ہاں رات بسر کی تا کہ وتر میں آپ کی دعائے قنوت کا مشاہدہ کروں تو آپ نے رکوع سے پہلے دعا فرمائی۔(۱۸۹)

---

(۱۸۵)۔الفتح الربانی ۳۰۵/۴ و شرحہ (۱۸۶)۔ تحقیق زاد المعاد ۳۳۲/۱ و صححہ

(۱۸۷)۔الارواء ۱۶۷/۲ و صححہ 'النیل ۳/۲/۴۴ و حسنو' زاد المعاد ۳۳۴/۱ ابن ماجہ حدیث: ۱۱۸۲' دار قطنی ۳۱/۲ بیہقی ۴۱/۳ (۱۸۸)۔کتاب التوحید لابن مندہ ۹۱/۲ (۱۸۹)۔دار قطنی ۳۲/۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے خود مشاہدہ کرنے کے بعد اپنی والدہ ام عبدہ کو ازواج مطہرات کے پاس اس مسئلہ کی تحقیق کیلئے بھیجا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ آپؐ نے وتر میں رکوع سے پہلے دعا فرمائی۔(۱۹۰)

یہ روایت صرف بطور تائید پیش کی گئی ہے۔اس لئے ہم اس کی جرح و تعدیل کو نظر انداز کرتے ہیں۔(۱۹۱)

۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے تین وتر ادا کئے اور رکوع سے پہلے دعائے قنوت فرمائی(۱۹۲) یہ مختلف فیہ روایت بطور تائید واستشهاد پیش کی گئی ہے۔

۶۔ عاصم الاحول کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے نماز میں قنوت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے ہے۔پھر میں نے کہا کہ فلاں شخص آپ سے بیان کرتا ہے کہ رکوع کے بعد ہے' آپ نے جواباً کہا کہ وہ غلط کہتا ہے نبی اکرم ﷺ نے رکوع کے بعد صرف ایک ماہ قنوت فرمائی۔یہ اس وقت ہوا جب مشرکین نے وعدہ خلافی کرتے ہوئے ستر قراء کو شہید کر دیا تھا تو آپؐ نے رکوع کے بعد صرف ایک ماہ ان پر بد دعا فرمائی۔(۱۹۳)

اس روایت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہنگامی حالات کے پیش نظر جو دعا کی جائے وہ رکوع کے بعد ہے اور حضرت انسؓ نے جس قنوت کو رکوع سے پہلے بیان کیا۔وہ ہنگامی حالات کے پیش نظر نہیں بلکہ وہ قنوت وتر ہے۔کیونکہ جو قنوت ہنگامی حالات کے پیش نظر بلکہ عام حالات میں مانگی جاتی ہے وہ صرف قنوت وتر ہے۔(۱۹۴)

ان روایات اور شواہد کا تقاضا ہے کہ نماز وتر میں قنوت رکوع سے پہلے ہونی چاہیئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور بعض دیگر صحابہؓ سے بھی قنوت وتر قبل از رکوع ثابت ہے۔

آثار صحابہ: ابن المنذر نے صحابہ میں سے حضرت ابن عمرؓ' علیؓ' ابن مسعودؓ' ابو موسیٰؓ اشعری' انس بن مالکؓ' براء بن عازبؓ' ابن عباسؓ' عمر بن عبدالعزیزؒ' عبیدہؒ' حمید الطویلؒ اور ابن ابی لیلیٰؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ سب رکوع سے قبل قنوت پڑھنے کے قائل تھے۔(۱۹۵)

(۱۹۰)۔مصنف ابن ابی شیبہ ۳۰۲/۲ (۱۹۱)۔نصب الرایۃ ۱۲۴/۲' الجواہر النقی ۴۱/۳

(۱۹۲)۔بیہقی ۴۱/۳ (۱۹۳)۔بخاری شریف (۱۹۴)ارواء الغلیل ۱۶۱/۲

(۱۹۵)۔الجوهر النقی ۴۱/۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان روایات کے علاوہ کچھ آثار صحابہؓ بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر میں دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جاتی تھی۔

ا۔ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں۔

﴿ان ابن عمرؓ قنت فی الوتر قبل الرکوع.﴾(۱۹۶) حضرت ابن عمرؓ نے وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت فرمائی۔

ب۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق راوی بیان کرتا ہے۔

﴿یقنت فی الوتر کل لیلۃ قبل الرکوع.﴾(۱۹۷) عبداللہ بن مسعودؓ ہر رات رکوع سے پہلے دعائے قنوت کرتے تھے۔

ابوبکر بن ابی شیبہ اس روایت کے بعد فرماتے ہیں۔

﴿ھذا القول عندنا.﴾(۱۹۸) یہی بات ہمارے نزدیک معتبر ہے۔

ج۔ حضرت علقمہ بیان کرتے ہیں۔

﴿ان ابن مسعود اصحاب رسول اللہ ﷺ کانوا یقنتون فی الوتر قبل الرکوع.﴾(۱۹۹) حضرت عبداللہ بن مسعود نبی اکرم ﷺ کے دیگر صحابہ کرامؓ وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت کرتے تھے۔

امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری، ابن المبارک اور اسحاق بن راہویہؒ کا یہی مذہب (دعائے قنوت قبل از رکوع) ہے۔

دعاء قنوت بعد از رکوع: بعد از رکوع دعائے قنوت بھی ثابت ہے امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں یہ باب باندھا ہے﴿باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ﴾یعنی رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دعائے قنوت کا بیان۔

اس باب کے تحت چار (۴) حدیثیں ذکر کی ہیں جن سے دعائے قنوت کے دونوں جگہ روا ہونے پر استدلال کیا ہے قنوت نازلہ جو اجتماعی مصائب کے وقت دعائیں کی جاتی ہیں ان میں تو صحیح بخاری و مسلم سمیت تمام کتب حدیث میں رکوع کے بعد دعائے قنوت ثابت

(۱۹۶)۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۳۰۲/۲ (۱۹۷)۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۳۰۶/۲

(۱۹۸)۔ حوالہ مذکورہ۔ (۱۹۹)۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۳۰۲/۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔(۲۰۰)

۵۔ مستدرک حاکم اور بیہقی میں حضرت حسن بن علیؓ کی روایت ہے جسمیں وتر میں بھی قنوت کے بعد از رکوع ہونے کا ذکر ہے چنانچہ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں۔

﴿علمی رسول اللہ ﷺ فی وتری ان اقول اذا رفعت رأسی ولم یبق الا السجود﴾(۲۰۱)

نبی علیہ السلام نے مجھے وتر میں مانگی جانے والی دعائے قنوت سکھلائی جو میں اس وقت کیا کروں جب میں (رکوع سے) سر اٹھاؤں اور (اس رکعت کے) سجدوں کے سواء کچھ باقی نا بچا ہو۔

ا۔ اس روایت کے متعلق محدث شہیر حضرت مولانا عبیداللہ رحمانی فرماتے ہیں۔

"مجھے حاکم کی مذکورہ روایت کے یہ الفاظ محفوظ تسلیم کرنے میں تامل ہے"۔(۲۰۲)

ب۔ اسی طرح محدث العصر علامہ ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ اس روایت کے متعلق لکھتے ہیں۔

"مذکورہ روایت کے یہ الفاظ ثبوت کے لحاظ سے محل نظر ہیں"۔(۲۰۳)

ج۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ میں نے حافظ ابو بکر احمد بن حسین الاصفہانی کی مستخرج للحاکم کا دوسرا اجزء خود پڑھا ہے۔ وہاں یہ روایت اس سند کے ساتھ موجود ہے لیکن الفاظ اس روایت کے برعکس ہیں۔ وہاں موجود الفاظ یہ ہیں۔

﴿ان اقول فی الوتر قبل الرکوع﴾(۲۰۴)

حضرت حسنؓ کہتے ہیں کہ میں دعا قنوت وتر میں رکوع سے پہلے پڑھوں۔

د۔ حافظ ابن مندہ نے اس سند کے ساتھ اس روایت کو بیان کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہے۔

﴿ان اقول اذا فرغت من قرآتی فی الوتر﴾(۲۰۵)

یہ دعا اس وقت پڑھوں جب قرآت سے فارغ ہو جاؤں۔

ھ۔ خود نبی اکرم ﷺ کا معمول اور عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہؓ کرام

(۲۰۰)۔ الارواء ۲/۱۶۰۔۱۶۴۔ (۲۰۱)۔ حاکم ۳/۱۷۲ بیہقی ۳/۳۸، ۳۹ الارواء ۲/۱۶۸۔۱۶۹

(۲۰۲)۔ مرعاۃ المفاتیح ۳/۲۱۳ (۲۰۳)۔ ارواء الغلیل ۲/۱۷۷۔ (۲۰۴)۔ التلخیص الحبیر ۱/۲۴۹

(۲۰۵)۔ کتاب التوحید ۲/۱۹۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا عمل بھی اس روایت کے خلاف ہے۔ان تمام روایات و آثار کا حوالہ پہلے دیا جا چکا ہے۔

و۔ امام بیہقی نے بھی اس روایت کو مستدرک حاکم کی روایت کے مطابق نقل کیا ہے۔(۲۰۶)

لیکن شافعی المسلک ہونے کے باوجود محل قنوت کی تعیین میں اس روایت پر اعتماد نہیں کیا۔ بلکہ قنوت نازلہ پر قیاس کا سہارا لیا ہے فرماتے ہیں۔

ہم نماز فجر میں قنوت کے متعلق قابل اعتماد روایت پہلے نقل کر آئے ہیں کہ یہ دعائے قنوت رکوع کے بعد ہے اور قنوت وتر کو اسی نماز فجر کی قنوت پر قیاس کیا جائے گا۔(۲۰۷)

ان وجوہات کی بنا پر مستدرک حاکم کے مذکورہ الفاظ محل نظر ٹھرتے ہیں اسی لئے انہیں غیر محفوظ قرار دیا گیا ہے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ نبی علیہ السلام نے رکوع سے قبل بھی دعائے قنوت پڑھی ہے لیکن رکوع کے بعد دعائے قنوت بیان کرنے والی احادیث کے راوی زیادہ تعداد میں اور حافظہ کے اعتبار سے بھی زیادہ ہیں لہذا یہ اولیٰ ہے اور مشہور واکثر روایات میں خلفاء راشدین کا عمل بھی بعد از رکوع دعائے قنوت کا ہی تھا۔(۲۰۸)

علامہ عراقی لکھتے ہیں کہ دعائے قنوت کے بعد از رکوع اولیٰ ہونے کو خلفاء راشدین کے فعل سے بھی تقویت ملتی ہے۔ اور ان احادیث سے بھی جن میں فجر میں رکوع کے بعد دعائے قنوت منقول ہوئی ہے۔

۶۔ امام مروزی نے قیام اللیل میں حضرت انسؓ کی روایت بیان کی ہے جسمیں ہے۔

---

(۲۰۶)۔ بیہقی ۳۹/۳ (۲۰۷)۔ بیہقی ۳۹/۳

(۲۰۸)۔ تحقیق زاد المعاد ۲۵۶/۱ تحفہ الاحوذی ۵۶۶/۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ان رسول الله ﷺ كان يقنت بعدالركعة وابوبكر وعمر حتي كان عثمان فقنت قبل الركعة ليدرك الناس.﴾(۲۰۹)

نبی ﷺ رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اسی طرح ہی حضرت ابو بکر و عمرؓ کے عہد خلافت میں وہ پڑھتے تھے اور جب حضرت عثمانؓ کا دور خلافت آیا تو انہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا شروع کر دیا تاکہ لوگ مل جائیں۔

اس روایت میں وتر کے متعلق دعاء قنوت کی تشریح نہیں ہے۔

یہ روایت تقریباً سات طرق سے مروی ہے بیشتر طرق میں ﴿صلوٰة لفجر صلوٰة الصبح صلوٰة الغداة﴾ کے الفاظ ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ نماز فجر سے متعلق ہے چنانچہ ابن ماجہ میں بھی ہے۔

﴿سئل عن القنوت في صلوٰة الصبح.﴾(۲۱۰)

آپ سے نماز فجر میں قنوت کے متعلق سوال ہوا۔ تو آپ نے مذکورہ جواب دیا۔

متعدد آراء: الغرض قنوت وتر کے متعلق علمائے حدیث کی مندرجہ ذیل آراء ہیں۔

۱۔ غیر ہنگامی (جیسے وتر کی) دعاء کے متعلق حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں۔

"قنوت وتر کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے صحیح طور پر یہی ثابت ہے کہ رکوع سے پہلے ہے۔ البتہ صحابہ کرامؓ کا عمل اس سے کچھ مختلف ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کا اختلاف اپنے اندر جواز کا پہلو رکھتا ہے یعنی رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں طرح جائز ہے"۔(۲۱۱)

۲۔ علامہ عبد الرحمٰن مبارکپوری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

"وتر میں قنوت رکوع سے پہلے اور بعد دونوں طرح جائز ہے۔ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ رکوع کے بعد کی جائے"(۲۱۲)

۳۔ علامہ عبید اللہ رحمانی فرماتے ہیں۔

(۲۰۹)۔ تحفۃ الاحوذی ۵۶۶/۲ 'نیل الاوطار ۴۵/۲' قال العراقی سندہ جید

(۲۱۰)۔ ابن ماجہ حدیث نمبر: ۱۱۸۳

(۲۱۱)۔ فتح الباری ۴۹۱/۲

(۲۱۲)۔ تحفۃ الاحوذی ۳۴۳/۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قنوت وتر رکوع سے پہلے اور بعد دونوں طرح جائز ہے البتہ میرے نزدیک بہتر ہے کہ رکوع سے پہلے کی جائے کیونکہ اس کے متعلق بکثرت احادیث منقول ہیں"۔(۲۱۳)۔

۴۔ محدث العصر الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی لکھتے ہیں۔

"نبی اکرم ﷺ جب کبھی وتر میں دعا کرتے تو رکوع سے پہلے اس کا اہتمام کرتے"(۲۱۴)

مزید لکھتے ہیں۔

"حاصل کلام یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ سے پایہ ثبوت کے ساتھ جو صحیح بات منقول ہے وہ یہ کہ وتر میں دعائے قنوت رکوع سے پہلے ہو"۔(۲۱۵)

ہاں اگر وتر کی دعاء کو ہنگامی حالات کے پیش نظر قنوت نازلہ کی شکل دے دی جائے۔ تو رکوع کے بعد جواز کی گنجائش ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔

مختصر یہ کہ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں جگہوں میں سے جہاں بھی کوئی دعا قنوت کر لے جائز ہے البتہ قبل از رکوع اولیٰ ہے۔ کیونکہ حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ حضرت انسؓ سے محل قنوت کے بارے میں جتنی روایات آئی ہیں انکے مجموع سے معلوم ہوتا ہے کہ قنوت نازلہ تو بلا خلاف رکوع کے بعد ہے اور بغیر حاجت وضرورت کے جو عام دعائے قنوت (وتروں میں) ہے وہ رکوع سے پہلے ہی صحیح ہے۔ اگرچہ صحابہ کا اس سلسلہ میں اختلاف ہے۔(۲۱۶)

اس موضوع کی تفصیل ہفت روزہ الاعتصام میں ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد کے مضمون میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔(۲۱۷)

نماز فجر میں قنوت: کیا نماز وتر کے سواء دوسری کسی نماز مثلاً فجر میں بلاوجہ وبلا سبب سارا سال مسلسل قنوت پڑھی جا سکتی ہے۔

اس سلسلہ میں امام شافعیؒ و مالکؒ کا مسلک مشروعیت کا ہے جبکہ امام احمد و ابو حنیفہؒ اسے

---

(۲۱۳)۔مرعاۃ المفاتیح ۲۱۴/۳۔ (۲۱۴)۔صفۃ الصلوٰۃ ص ۱۷۹ طبع جدید (۲۱۵)۔ارواء الغلیل ۱۶۲/۲

(۲۱۶)۔فتح الباری ۴۹۱/۲ (۲۱۷)۔ہفت روزہ الاعتصام جلد ۴۴ شمارہ ۵ بابت ۲۵ رجب ۱۴۱۲ھ بمطابق ۳۱ جنوری ۱۹۹۲ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مشروع کہتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وتروں کے سوا دعائے قنوت صرف اجتماعی مصائب کے ساتھ خاص ہے جسے قنوت نازلہ کہا جاتا ہے۔

طرفین کے دلائل ذکر کرنے کے بعد علامہ عبیداللہ رحمانی شارح مشکاۃ لکھتے ہیں۔

کہ میرے نزدیک راجح مسلک امام ابو حنیفہ واحمدؒ کا ہے کیونکہ وتروں کے سوا کسی نماز میں مسلسل قنوت کرنا کسی بھی مرفوع و صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔(۲۱۸)

فجر میں قنوت پر دوام بدعت ہے جیسا کہ مسند احمد 'ترمذی' نسائی' ابن ماجہ 'طحاوی' ابن ابی شیبہ طیالسی اور بیہقی میں حدیث مالک اشجعی میں ہے۔(۲۱۹)

دعا قنوت کا طریقہ: ایک مرفوع مگر ضعیف حدیث اور بعض آثار صحابہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآت مکمل کرنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا جائے۔البتہ اللہ اکبر کہنے والی حدیث ناقابل حجت ہے۔

اور رفع یدین کے بارے میں محض آثار صحابہ ہیں جنہیں امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا ہے۔

نبی علیہ السلام سے مروی حدیث کوئی نہیں لہٰذا بہتر یہی ہے کہ تکبیر کہے بغیر قرات ختم کر کے قیام کی ہی حالت میں دعاء قنوت کی جائے۔اور اس رفع یدین کی تعیین میں پھر دو احتمال ہیں کہ رفع یدین کر کے انہیں پھر باندھ لیا جائے یا انہیں اسطرح پھیلایا جائے جیسے دعاء مانگنے کیلئے ہاتھوں کو باندھ لینا ہے اور دوسروں کے نزدیک دعا مانگنے کی طرح ہاتھوں کو پھیلانا ہے۔کیونکہ قنوت بھی تو دعا ہی ہے۔(۲۲۰)

دعائے قنوت سے فارغ ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو منہ پر پھیرنے والی ابوداؤد' ابن ماجہ طبرانی کبیر اور قیام اللیل مروزی کی روایت ابن عباس اور ترمذی کی روایت عمرؓ ضعیف ہیں۔(۲۲۱)

لہٰذا وتروں کی دعا سے فارغ ہو کر اپنے ہاتھوں کو منہ پر پھیرنا غیر مشروع ہے۔

مسنون دعاء قنوت: مطلق دعائے قنوت کے بارے میں تو بکثرت صحیح احادیث موجود ہیں جن سے قنوت نازلہ کا نہ صرف فجر بلکہ نماز پنجگانہ میں ہی پڑھنا ثابت ہے۔لیکن وہ صرف

(۲۱۸)۔المرعاۃ ۳/ ۲۲۰ (۲۱۹)۔الارواء ۲/ ۱۸۶ او صحیح المرعاۃ ۳/ ۲۲۳

(۲۲۰)۔للتفصیل تحفہ الاحوذی ۲/ ۵۶۴۔۵۶۷ مدنی (۲۲۱)۔للتفصیل ارواء الغلیل ۲/ ۱۷۸۔۱۸۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتماعی قسم کے مصائب کے موقع پر اور خاص وتروں کی نماز میں مانگی جانے والی دعائے قنوت بھی سنن اربعہ 'مسند احمد 'ابن حبان' دارمی' بیہقی' ابن خزیمہ اور مستدرک حاکم میں مذکور ہے حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں۔

﴿علمني رسول الله ﷺ كلمات اقولهن في قنوت الوتر﴾

رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات پر مشتمل دعا سکھلائی تاکہ میں اسے وتروں میں پڑھا کروں۔

اس سے آگے اس دعا کے کلمات ذکر کئے جو یہ ہیں۔

﴿اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّمَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَايُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ (وَلَا يَعِزُّمَنْ عَادَيْتَ) تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ﴾

اے اللہ مجھے ہدایت یافتہ لوگوں کی طرح ہدایت دے اور جن کو تو نے عافیت بخشی ہے اسی کی طرح مجھے بھی عافیت عطاء کر اور مجھے اپنے دوستوں کی طرح اپنا دوست بنالے اور جو کچھ تو نے مجھے عطاء فرمایا ہے اسمیں برکت ڈال دے اور جس شر و برائی کا تو نے فیصلہ فرمایا ہے اس سے مجھے محفوظ رکھ یقیناً تو ہی فیصلہ صادر فرماتا ہے تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جاسکتا اور جسکا تو والی بنا وہ کبھی ذلیل و خوار نہیں ہو سکتا اور وہ شخص معزز نہیں ہو سکتا جسے تو دشمن کہے اے ہمارے پروردگار تو بڑا ہی برکت والا اور بلند و بالا ہے۔

یہ الفاظ ابوداؤد و بیہقی میں ہیں۔(۲۲۲)

نسائی میں آخر میں یہ الفاظ ہیں۔

﴿وصلى الله على النبي محمد﴾(۲۲۳)

اور حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج

(۲۲۲)۔ الفتح الربانی ۴/۳۱۱' ارواء الغلیل ۲/۱۷۲ا﴿ نستغفرك ونتوب اليك﴾ کے کلمات حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔ (۲۲۳)۔ سنن نسائی بشرح السیوطی وحاشیہ السندھی ۲/۳/۲۴۸ طبع دارالفکر بیروت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل تحقیق کے نزدیک یہ آخری جملہ صحیح سند سے مرفوعاً ثابت نہیں البتہ حضرت ابی بن کعب اور معاذ انصاری رضی اللہ عنہما سے یہ ثابت ہے کہ عہد فاروقی میں لوگ دعائے قنوت کے آخر میں پڑھتے تھے لہٰذا مشروع ہے۔(۲۲۴)

یہ صیغہ اس وقت کیلئے ہے جب نمازی منفرد ہو اور اگر وہ لوگوں کو امامت کروا رہا ہو تو اسے چاہیئے کہ جمع کے صیغ استعمال کرے مثلاً ﴿اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ﴾ کی بجائے ﴿اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ﴾ اسی طرح ﴿وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّنَا فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ. وَقِنَاشَرَّمَا قَضَیْتَ﴾ اور اس سے آگے وہی کلمات ہیں جو پہلے صیغے میں گزرے ہیں۔(۲۲۵)

یہ دعا کتنی پیاری ہے کہ بندہ اپنے خالق و مالک سے مخاطب ہو کر دست دعا دراز کئے ہوئے کہتا ہے۔

اے اللہ، ہمیں ہدایت نصیب فرما منجملہ ان لوگوں کے جنہیں تو نے ہدایت دی اور ہمیں عافیت عطا فرما منجملہ ان لوگوں کے جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی اور ہمارا ولی و کارساز بن منجملہ ان لوگوں کے جن کا تو ولی و کارساز بنا تو نے ہمیں جو نعمتیں عطا کر رکھی ہیں ان میں برکت عطا کر اور ہمیں اپنے فیصلہ کے شر سے محفوظ رکھ۔ اسلئے کہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے مقابلہ میں کوئی دوسرا فیصلہ نہیں کر سکتا ہے۔ جسکا تو کارساز بن گیا وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا اور جسکا تو دشمن ہو گیا اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ اے ہمارے رب تو برکت والا اور بزرگ و برتر ہے اور اللہ اپنے نبی پر درود و سلام بھیجے۔

اس دعائے قنوت کے بارے میں امام ترمذیؒ نے ضعف کا اشارہ دینے کے بعد لکھا ہے کہ یہ دعائے قنوت کے متعلق نبی ﷺ سے اس سے قوی کوئی دوسری حدیث ثابت نہیں ہے۔(۲۲۶)

علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں "یہ حدیث بھی اگرچہ ان میں سے نہیں جو قابل حجت ہوں مگر اس سلسلہ میں اسکے سوا نبی ﷺ سے دوسری کوئی حدیث ثابت ہی نہیں اور بقول ابن حنبل

(۲۲۴)۔ زاد المعاد محقق ۱/۳۳۳ ارواء الغلیل ۲/۱۷۰۔۱۷۲ الفتح الربانی ۳/۳۱۱ صفۃ صلاۃ النبی ﷺ ص ۱۰۷ (۲۲۵)۔ الارواء ۲/۱۷۲ (۲۲۶)۔ ترمذی مع التحفہ ۲/۵۶۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث چاہے ضعیف ہی کیوں نہ ہو پھر بھی وہ ہمیں کسی کی ذاتی رائے سے زیادہ محبوب ہے۔(۲۲۷)

ابن ابی شیبہ و بیہقی میں حضرت عمرؓ و علیؓ کی طرف منسوب دعائے قنوت ﴿اللهم انا نستعينك و نستغفرك﴾ ہے لیکن یہ دعا قنوت فجر ہے نہ کہ قنوت وتر جیسا کہ بیہقی و ابن ابی شیبہ کی روایات میں صراحت موجود ہے۔(۲۲۸)

البتہ ابن ابی شیبہ و دار قطنی کی حضرت ابن مسعودؓ والی روایت میں اسے نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ ان دونوں دعاؤں کو ایک ساتھ پڑھنا مستحب اور ایک ساتھ پڑھنے کی شکل میں پہلے ﴿اللهم اهدنا فيمن هديت﴾ اور پھر ﴿اللهم انا نستعينك﴾ پڑھے اور اگر صرف ایک دعا پر اکتفاء کرنا ہو تو پھر صرف پہلی پر کرے جبکہ یہ بات محل نظر ہے نماز وتر میں صرف ﴿اللهم اهدني﴾ والی دعاء ہی کرنی چاہیئے۔(۲۲۹)

ایک وضاحت: نبی ﷺ وتروں میں دعائے قنوت پر ہمیشگی نہیں کیا کرتے تھے بلکہ کبھی کبھی دعا کرتے تھے اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ آپؐ سے وتروں کی روایات بیان کرنے والے صحابہ نے دعاء نقل نہیں کی صرف حضرت ابی بن کعب نے نقل کی ہے اگر آپؐ ہمیشہ دعا کیا کرتے ہوتے تو سبھی رواۃ دعا کا ذکر کرتے۔ اور یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کی وتروں میں دعاء کرنا واجب نہیں اور یہی جمہور اہل علم کا مذہب ہے۔ علماء احناف میں سے معروف محقق ابن الہمام نے فتح القدیر (۱/۲۔۳۔۳۵۹۔۳۶۰) میں قول وجوب کے ضعف کا اعتراف کیا ہے۔(۲۳۰)

فضائل تہجد قرآن و سنت کی روشنی میں: قیام اللیل یا نماز تہجد کا حکم قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اور نبی ﷺ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾

اور رات کو تہجد پڑھو یہ آپؐ کیلئے نفل ہے 'بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کر دے۔

یہاں حکم تو صرف نبی ﷺ کو دیا گیا ہے مگر عام مسلمان بھی اسمیں داخل ہیں کیوں کہ ان سے آپؐ کی اقتداء مطلوب ہے۔

---

(۲۲۷)۔المحلی (۲۲۸)۔ارواءالغلیل ۲/۱۷۰۔۱۷۲

(۲۲۹)۔الفتح الربانی ۳۱۴/۴ (۲۳۰)۔صفتہ صلاۃ النبی ﷺ ص ۱۰۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورہ ذاریات آیت نمبر ۱۵، ۱۶، ۱۷، اور ۱۸ میں تہجد گزار لوگوں کے اوصاف اور انہیں ملنے والی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰھُمْ رَبُّھُمْ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُحْسِنِیْنَ کَانُوْا قَلِیْلاً مِّنَ الَّیْلِ مَایَھْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ﴾

بیشک اللہ سے ڈرنے والے متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہونگے وہاں ان نعمتوں کو پائیں گے جو انکا رب انہیں دے گا۔ بیشک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے۔ وہ راتوں کو بہت کم سوتے تھے اور بوقت سحر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کیا کرتے تھے۔

سورہ فرقان آیت نمبر ۶۳ اور ۶۴ میں انکی تعریفیں بیان کرتے اور انہیں ابرار میں سے شمار کرتے ہوئے فرمایا

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا﴾

اور اللہ کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں۔ اور جب جاہل قسم کے لوگ انکے منہ آئیں تو انہیں سلام کہتے ہوئے اپنی راہ لیتے ہیں جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔

شب زندہ دار و تہجد گزار لوگوں کے ایمان کی شہادت دیتے ہوئے سورہ سجدہ آیت نمبر ۱۵، ۱۶ اور ۱۷ میں ارشاد فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ.﴾

ہماری آیات پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں یہ آیات سنا کر جب نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اسکی تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے انکے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو (اسکے عذاب سے) ڈرتے ہوئے اور (اسکی نعمتوں اور رحمتوں کی) امید کرتے ہوئے پکارتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسمیں سے خرچ کرتے ہیں کوئی نہیں جانتا کہ آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی کتنی نعمتیں ان کیلئے چھپا کر رکھی ہوئی ہیں جو انکے نیک اعمال کا بدلہ ہونگی

قرآن کریم کے پانچویں مقام پر سورہ زمر آیت ۹ میں تہجد گزاروں اور غفلت شعاروں کے مابین موازنہ کرتے ہوئے فرمایا۔

﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ﴾

بھلا جو شخص رات کی گھڑیوں میں عبادت میں لگا ہے کبھی سجدہ کر رہا ہے اور کبھی (نماز میں) کھڑا ہے آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے مالک کی رحمت کی امید بھی رکھتا ہے (ایسے شخص کی روشنی بہتر ہے یا اسکی جو اسکے برعکس (اے پیغمبر) کہہ دیجئے کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے (دونوں) برابر ہو سکتے ہیں۔ نصیحت صرف وہی مانتے ہیں جو صاحب عقل (وایمان) ہیں۔

احادیث کی روشنی میں: قرآن کریم کے ان سب مقامات پر نماز تہجد ﴿قیام اللیل﴾ کی فضیلت بیان ہوئی ہے جبکہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ و مسند احمد میں ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ فرض نماز کے بعد کونسی نماز سب سے افضل ہے؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

﴿الصلوٰۃ في جوف الليل﴾(۲۳۱)	آدھی رات کے بعد کی نماز (یعنی تہجد)

ترمذی ابن حبان مسند احمد اور مستدرک حاکم میں (وصحہ) حضرت ابوہریرہؓ کے پوچھنے پر انہیں دخول جنت کا ذریعہ بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

﴿افش السلام' واطعم اطعام وصل الارحام وصل بالليل والناس نيام ثم ادخل الجنة بسلام﴾(۲۳۲)	ہر کس وناکس مسلمان کو سلام کہو غریبوں کو کھانا کھلاؤ صلہ رحمی کرو اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر اسوقت نمازیں پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں اس طرح تم آرام سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ اور حضرت مغیرہؓ سے مروی روایات میں ہے کہ نبی ﷺ راتوں کو اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپؐ کے پاؤں سوجھ جاتے۔ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے ہوئے ہیں پھر یہ مشقت کیوں تو آپؐ نے جواب فرمایا۔

﴿افلا اکون عبداً شکوراً؟﴾(۲۳۳)	کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

نبی ﷺ اگر رات کو تہجد نہ پڑھ سکتے تو صبح کے وقت بارہ رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔ اور دوسروں کیلئے بھی یہی حکم فرمایا۔(۲۳۴)

مسائل وتر کے ضمن میں مختصراً یہ بات گزر چکی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے ایک سے لیکر تیرہ رکعت تک جو نماز ثابت ہے اسے قیام اللیل صلوٰۃ اللیل اور نماز تہجد بھی کہا گیا ہے۔ اور وتروں کی اسمیں شمولیت کی وجہ سے پوری نماز ہی نماز وتر کہلاتی ہے۔

وقت ورکعات تہجد: نماز تہجد کا کوئی وقت معین نہیں بلکہ عشاء کے بعد سے طلوع فجر کے مابین کسی بھی وقت یہ پڑھی جاسکتی ہے اس سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ آپ نے

(۲۳۱)۔الفتح الربانی ۲۲۳/۴۔ (۲۳۲)۔حوالہ بالا ص ۲۲۴

(۲۳۳)۔الفتح الربانی ۳۹/۴۔۳۸۔۳۲۷۔ (۲۳۴)۔نیل الاوطار ۴۹/۳/۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کے سب مختلف حصوں میں یہ نماز ادا فرمائی جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حضرت انسؓ سے مروی ہے۔

﴿کان لاتشاء ان تراہ من اللیل مصلیاًاِلّ رأیتہ وَلا نائماً اِلا رأیتہ﴾(۲۳۵)

رات کے جس حصے میں تم چاہو نبی ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھ سکتے ہو اور جس حصے میں چاہو آپؐ کو سوئے دیکھ سکتے ہو۔

بخاری شریف میں ہی حضرت عائشہؓ آپ کے تہجد کا وقت بتاتے ہوئے فرماتی ہیں۔

﴿یقوم اذا سمع الصاروخ﴾(۲۳۶)

کہ آپ اس وقت قیام فرماتے جب مرغ کی آواز سنتے

فتح الباری میں حافظ ابن حجر نے دو مختلف قول نقل کئے ہیں کسی نے مرغ کی آواز نصف شب اور کسی نے آخری تہائی رات میں ذکر کی ہے۔(۲۳۷)

الغرض آپؐ اپنی آسانی کے لحاظ سے جب نماز پڑھنا چاہتے پڑھ لیتے لیکن افضل یہ ہے کہ رات کی آخری تہائی میں تہجد پڑھی جائے کیونکہ صحاح ستہ کی تمام ہی کتب میں ارشاد نبویؐ ہے۔

﴿ینزل ربنا عزوجل کل لیلة إلیٰ سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر من یدعونی فاستجیب لہ؟ من یسالنی فاعطیتہ ؟من یستغفرنی فاغفر لہ﴾ (۲۳۸)

جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا بزرگ وبرتر پروردگار آسمان دینا(یعنی پہلے آسمان) پر اترتا ہے۔اور کہتا ہے۔ ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اسکی دعا قبول کروں ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اسکا سوال پورا کروں ہے کوئی بخش چاہنے والا کہ میں اسے بخشش دوں۔

جبکہ نسائی' ابن خزیمہ اور مستدرک حاکم میں ارشاد نبوی ہے کہ رات کے آخری حصہ میں بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔(۲۳۹)

بخاری ومسلم' ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ میں ارشاد نبوی ہے۔

(۲۳۵)۔بخاری مع الفتح ۲۲/۳۔ (۲۳۶)۔بخاری مع ۱۶/۳۔ (۲۳۷)۔فتح الباری ۱۷/۳

(۲۳۸)۔رواہ الجماعة فقہ السنہ سید سابق ۲۰۳/۱ (۲۳۹)۔حوالہ بالا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احب الصلوٰة إلى الله صلوٰة داؤد	اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔

آگے ان کی نماز کی کیفیت اور وقت بتاتے ہوئے فرمایا۔

﴿كان ينام نصف الليل ' ويقوم ثلثه 'وينام سدسه.﴾(۲۴۰)	وہ رات کا نصف حصہ سوتے تھے اور تہائی رات نماز پڑھتے تھے اور پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے تھے۔

تہجد کے وقت کی طرح ہی اسکی رکعتوں کی تعداد میں بھی کوئی حد معین نہیں البتہ افضل یہ ہے کہ گیارہ رکعتوں کی پابندی کرے کیونکہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔

﴿ماكان رسول الله ﷺ يزيد في رمضان ولافي غيره على إحدى عشرة ركعة.﴾(۲۴۱)	نبی اکرم ﷺ رمضان یا کسی دوسرے مہینے میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

ان گیارہ رکعتوں میں ہی تین وتر بھی شامل ہوتے جیسا کہ اسی حدیث میں " ثم يصلي ثلاثا" سے پتہ چلتا ہے یہ آپؐ کے عام معمول کی بات ہے ورنہ صحیح بخاری شریف میں خود حضرت عائشہؓ سے ہی کم و پیش رکعتیں بھی ثابت ہیں ﴿ باب كيف صلوٰة النبي ﷺ وكم كان النبي ﷺ يصلي من الليل﴾ میں تیرہ 'گیارہ 'نو اور سات رکعتوں کا ذکر بھی موجود ہے۔

نماز تہجد کے آداب بیان کرتے ہوئے بعض لوگ اتنا تشدد سے کام لیتے ہیں کہ آدمی ڈر جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ جو آدمی تہجد شروع کرلے اسے پھر چھوڑنا ہرگز نہیں چاہئے بلکہ وہ بلاناغہ مسلسل پڑھتا رہے ورنہ یہ اور وہ ہوگا۔ حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں اپنی گنجائش اور توفیق کے مطابق عمل کیا جاسکتا ہے البتہ افضل یہ ہے کہ کوئی بھی نیک کام شروع کرے تو پھر

(۲۴۰)۔بخاری مع الفتح ۳/۱۶'فقہ السنہ ۱/۲۰۴

(۲۴۱)۔بخاری مع الفتح ۳/۳۳'فقہ السنہ ۱/۲۰۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر کاربند رہے کیونکہ نبی ﷺ کی عادت مبارک یہی تھی کہ آپؐ جب کسی کام کو شروع کرتے تو اس کی پابندی فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں کسی عمل کے محبوب ہونے کی بھی یہی علامت بتائی۔

﴿ادومه وان قل﴾(۲۴۲) کہ وہ دائمی ہو چاہے تھوڑا سا ہی کیوں نہ ہو۔

لہٰذا ہمیشگی کی کوشش ہونی چاہیے ورنہ جس قدر بھی ممکن ہو، غنیمت ہے۔

واللہ التوفیق

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین

ترجمان سپریم کورٹ۔ الخبر

وداعیہ متعاون، مراکز دعوت

وارشاد، الدمام، الخبر، الظہران (سعودی عرب)

www.KitaboSunnat.com

(۲۴۲)۔ فقہ السنہ ۲۰۲/۱۔ ۲۰۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مصادر ومراجع

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم مؤلف	طبع
۱	قرآن کریم	علامہ البانی	المکتب الإسلامی بیروت
۲	ارواء الغلیل	علامہ شمس الحق	
۳	أعلام أهل العصر	دیانوی	طبع بیروت
۴	اعلام الموقعین	علامہ ابن قیم	طبع بیروت
۵	بلوغ المرام مع سبل اسلام	حافظ ابن حجر عسقلانی	طبع مدنی
۶	تحفة الاحوذی شرح	علامہ عبدالرحمن مبارکپوری	طبع بیروت
۷	ترمذی	علامہ عراقی	طبع مدنی
۸	تخریج إحیاء علوم الدین	علامہ ڈیانوی	جامعہ سلفیہ .فیصل آباد
۹	التعلیق المغنی	حافظ ابن حجر	طبع بیروت
۱۰	التلخیص الجیر	امام ابن الأثیر	طبع بیروت
۱۱	جامع الأصول	علامہ الترکمانی	
	الجوهر النقی حاشیہ سن		دارلفکر.بیروت
۱۲	کبریٰ بیهقی	امام سندھی وسیوطی	
	حاشیة السندی والسیوطی		المکتب الإسلامی بیروت
۱۳	علی النسائی	تحقیق علامہ البانی	الدوحہ.قطر
۱۴	حجاب المرأہ المسلمة	علامہ ابن قیم	طبع بیروت
۱۵	زادالمعاد	علامہ صنعانی	طبع بیروت
۱۶	سبل السلام	امام ابن ماجہ	طبع مدنی
۱۷	سنن ابن ماجہ	امام ابوداؤد	طبع مدنی
۱۸	سنن ابوداؤد مع العون	امام دارقطنی	طبع بیروت
۱۹	سنن دارقطنی	امام دارمی	طبع مدنی
۲۰	سنن دارمی	امام ترمذی	طبع بیروت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم مؤلف	طبع
۲۱	سنن ترمذی مع التحفه	امام بیهقی	طبع بیروت.طبع لاهور
۲۲	سنن کبری بیهقی	امام نسائی	المکتب الاسلامی. بیروت
۲۳	سنن نسائی	علامه البانی	المکتب الاسلامی .بیروت
۲۴	سلسلة الأحادیث صحیحیه	علامه البانی	المکتب الاسلامی .بیروت
۲۵	سلسلة الأحادیث الضعیفة	امام بغوی	دارالافتاء .الریاض
۲۶	شرح السنه	امام بخاری	طبع الریاض
۲۷	صحیح بخاری مع الفتح	امام ابن حبان وهیثمی	طبع الریاض
۲۸	صحیح ابن حبان(الموارد)	امام ابن خزیمه	طبع بیروت
۲۹	صحیح ابن خزیمه	امام مسلم	المکتب إسلامی .بیروت دارا
۳۰	صحیح مسلم مع النووی	علامه البانی	لمعرفه الریاض.
	صفة صلوٰة النبی ﷺ		طبع مدنی
۳۱		علامه شمس الحق	دارآلافتاء .الریاض
۳۲	عون المعبود شرح ابوداؤد	ڈیانوی	دارلشهاب .قاهره
۳۳	فتح الباری	علامه ابن حجر عسقلانی	
	الفتح الربانی شرح مسند	علامه احمد عبدالرحمن	مکتبه چراغ راه. کراچی
۳۴	احمد	البناء	طبع بیروت
۳۵	فقه السنه (اردو)	محمد عاصم	طبع بیروت
۳۶	فقه السنه	سید سابق	
۳۷	کتاب التوحید	ابن منده	طبع بیروت
۳۸	(الکوب الدری)		طبع بیروت .طبع قاهره.مصر
۳۹	مجمع الزوائد	علامه هیثمی	المکتب إسلامی .بیروت
۴۰	المحلی	علامه ابن حزم	المکتب إسلامی. بیروت
۴۱	مختصر صحیح بخاری	علامه البانی	فیصل آباد
۴۲	مختصر صحیح مسلم	علامه البانی	سانگله هل.پاکستان
۴۳	مختصر قیام اللیل	امام مروزی	المکتب إسلامی .بیروت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم مؤلف	طبع
۴۴	المرعاة شرح مشكاة	علامه عبیدالله	طبع مصر
۴۵	مسند احمد	مبارکپوری	المكتب إسلامى ۔ بيروت
۴۶	مسنداحمد	امام احمد بن حنبل	سانگله هل۔ پاکستان
۴۷	مشكوة	تحقيق احمد شاكر	الدارالسلفيه۔ بمبئی
۴۸	مشكوة	علامه خطيب تحقيق الألبانى	طبع ۔ بيروت
۴۹	مصنف ابن ابی شیبه	مع المرعاة	دار الإفتاء الرياض
۵۰	مصنف عبدالرزاق	امام ابن ابی شیبه	طبع ۔ بيروت
۵۱	المغنى	امام عبدالرزاق	المجلس العلمى۔ انڈیا
۵۲	مؤطا امام مالك مع اتنوير	امام ابن قدامه	طبع بيروت۔ مصر
۵۳	نصب الرايه	امام مالك	
	نيل الأوطار	علامه زيعلى	
		امام شوكانى	

مجلّات وجرائد

۵۴۔۱ مجلّہ جامعہ ابراہیمیہ 'فتوی مولانا جانباز' سیالکوٹ

۵۵۔۲ ہفت روزہ الاعتصام 'حافظ احمد شاکر' لاہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تراجم وتصانیف محمد منیر قمر

نام کتاب	شائع کردہ	تاریخ طباعت
(1)۔ آئینہ نبوت	بزم الہلال' جامعہ سلفیہ فیصل آباد	1394ء1974ء
(2)۔ رمضان المبارک روحانی تربیت کا مہینہ	....	1397ء1977ء
(3)۔ کشف الشبہات (توحید)	الحاج علی محمد سعید الباقرین شارجہ	1400ء1981ء
(4)۔ مسنون ذکر الٰہی (مختصر)	الحاج عامر محمد سعید الباقرین شارجہ	1401ء1981ء
(5)۔ مناسک الحج والعمرہ	....	1981ء
(6)۔ درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت	شیخ محمد صالح اکندی شارجہ	1981ء
(7)۔ خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)	صدیقی ٹرسٹ کراچی	
(8)۔........................ (انگلش)	مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ	1401ء1981ء
(9)۔ انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک	صدیقی ٹرسٹ کراچی	1401ء1981ء
(10)۔ دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف	الادارۃ الاسلامیہ' فیصل آباد	1402ء1982ء
(11)۔ وجوب عمل بالسنہ اور کفر منکر	....	
(12)۔ تین اہم اصول دین اور قواعد اربعہ	....	
(13)۔ تین اہم اصول دین	دار الافتاء الریاض 1995ء المکتب التعاونی بالبدیعہ 1413ء (چھ ایڈیشن)	
(14)۔ قبولیت عمل کی شرائط (طبع اول)	1412ء1992ء طبع دوم مکتبہ کتاب وسنت ریحان چیمہ سیالکوٹ 1411ء1991ء	
(15)۔ مسنون ذکر الٰہی (مفصل)	مکتبہ کتاب وسنت ریحان چیمہ سیالکوٹ	1981ء
(16)۔ سیرت امام الانبیاء	....	1992ء
(17)۔ شراب اور دیگر منشیات	....	
(18)۔ سوئے حرم (حج وعمرہ اور قربانی)	....	1989ء طبع اول
(19)۔ فقہ الصلوٰۃ (جلد اول)	....	1990ء طبع دوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(20)۔فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم) زیر طباعت 1414ء

(21)۔فقہ الصلوٰۃ (جلد سوم) زیر کتابت ....

(22)۔فقہ الصلوٰۃ (جلد چہارم) زیر ترتیب ....

(23)۔فقہ الصلوٰۃ (جلد پنجم) ....

(24)۔رمضان المبارک اور احکام روزہ 1974ء

(25)۔احکام زکوٰۃ وصدقات ....

(26)۔جہاد اسلامی کی حقیقت زیر طباعت .... 1421، 2000

(27)۔سود و رشوت زیر کتابت ....

(28)۔زناکاری فحاشی زیر کتابت ....

(29)۔چند اختلافی مسائل میں راہ اعتدال زیر ترتیب

(30)۔مقالات قمر ....

(31)۔گلدستہ نصیحت سے پچاس ۵۰ پھول (مسودہ تیار) ترجمہ کتاب الشیخ عبدالعزیز المقبل 1421ھ 2000

(32)۔پچاس ۵۰ سوال وفتاویٰ احکامِ حیض کے بارے ترجمہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

(33)۔محرمات (حرام امور) ترجمہ کتاب الشیخ محمد صالح بن المنجد الخمر زیر تر.ہ

(34)۔ممنوعات (ناجائز امور) ....

(35)۔لواطت واغلام بازی زیر کتابت

(36)۔انسداد زنا ولواطت کے لیے اسلام کی تدابیر ....

(37)۔سورۃ فاتحہ فضیلت مقتدی کے لیے حکم ....

(38)۔آمین۔ معنی ومفہوم مقتدی کے لیے حکم ....

(39)۔رفع الیدین جانبین کے دلائل کا تحقیقی جائزہ ....

(40)۔درود شریف۔ فضائل واحکام ....

(41)۔ظہور امام مہدی طبع اول 1420ھ 2000ء مکتبہ کتاب وسنت

(42)۔مسائل قربانی وعیدین زیر ترتیب

(43)۔الامام العلامہ ابن باز زیر کتابت

(44)۔الامام المحدث الالبانی ....

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

13 2